

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 10 ستمبر 2015ء بمطابق 25 ذی قعدہ 1436 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر چالیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔
وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَأُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝
يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ أَكْفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ فَذُوقُوا
الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۝ وَأَمَّا الَّذِينَ أَبْيَضَّتْ وُجُوهُهُمْ ففِي رَحْمَةِ اللَّهِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ۔
(ترجمہ): اور ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جو متفرق ہو گئے اور احکام میں آنے کے بعد ایک دوسرے سے
(خلاف و) اختلاف کرنے لگے یہ وہ لوگ ہیں جن کو قیامت کے دن بڑا عذاب ہوگا۔ جس دن بہت سے منہ
سفید ہوں گے اور بہت سے منہ سیاہ تو جن لوگوں کے منہ سیاہ ہوں گے (ان سے خدا فرمائے گا) کیا تم ایمان لا
کر کافر ہو گئے تھے؟ سو (اب) اس کفر کے بدلے عذاب (کے مزے) چکھو۔ اور جن لوگوں کے منہ سفید
ہوں گے وہ خدا کی رحمت (کے باغوں) میں ہوں گے اور ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ وَأَخِرُ الدَّعْوَانَا أَنْ
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

جناب سپیکر: اچھا، یہ چھٹی کی، یہ چھٹی کی کچھ درخواستیں ہیں۔۔۔۔۔

جناب بخت بیدار: سپیکر صاحب! زما یو پوائنٹ آف آرڈر دے۔

جناب سپیکر: وہ میں آپ کو موقع دوں گا، میں آپ کو خود بتا دوں گا ان شاء اللہ، میں آپ کو خود بتا دوں گا۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ کچھ چھٹی کی درخواستیں ہیں: محترمہ ڈاکٹر مہرتاج روغنی، 10-09-2015 و 11-09-2015

2015؛ جناب صالح محمد صاحب، ایم پی اے 10-09-2015؛ جناب احمد خان بہادر، 10-09-2015 و

11-09-2015؛ جناب زاہد خان درانی، 10-09-2015؛ جناب فضل حکیم صاحب، 10-09-

2015؛ جناب عزیز اللہ خان، 10-09-2015؛ محترمہ نادیہ شیر صاحبہ، 10-09-2015؛ جناب راجہ

فیصل زمان صاحب، 10-09-2015؛ محترمہ دینا ناز صاحبہ، 10-09-2015 و 11-09-2015؛ جناب

فریڈرک عظیم صاحب، ایم پی اے 10-09-2015؛ منظور ہیں جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: اور یہ کچھ اور بھی، محترمہ رومانہ جلیل صاحبہ پورے اجلاس کیلئے اور فوزیہ بی بی 10 تاریخ کیلئے،

منظور ہیں جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

مسئلہ استحقاق

Mr. Speaker: Mr. Fazal Elahi, MPA, to please move his Privilege Motion No. 73.

جناب فضل الہی (پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات): شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ

ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ مورخہ 02 ستمبر 2015 کو

میں نے شاہ پور پولیس سٹیشن کے انچارج فضل اکبر خان سے فون پر حافظ ثناء اللہ ولد شیخ نظام الدین کی غیر

قانونی حراست کے حوالے سے بات کی، تھانے کے انچارج فضل اکبر خٹک نے انتہائی گستاخانہ انداز میں اور

میرے ساتھ کافی بد تمیزی میں جو بات کی ہے، جو سیکشن 25۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر رکن اسمبلی، جناب ضیاء اللہ آفریدی پروڈکشن آرڈر کے تحت ایوان میں تشریف لے آئے)

(تالیاں)

پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات: کے شیڈول، سیریل نمبر 28 کے تحت تحریک استحقاق کے زمرے میں آتا ہے، لہذا میرے اس استحقاق کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔
جناب سپیکر: لاء منسٹر، لاء منسٹر، پلیز۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): ٹھیک ہے جی، ہاؤس کو Put کر دیں۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Privilege Motion, moved by the honourable Member, may be referred to the Privilege Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

قراردادیں

Mr. Speaker: Item No. 05, Syed Jafar Shah, MPA, to please move his resolution No. 606, in the House.

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر۔ یہ قرارداد ہے: بالائی سوات میں سال 2010 کے سیلاب کی وجہ سے مدین، بحرین اور کالام میں ٹیلیفون لائن کا نظام تباہ ہو چکا ہے، کافی عرصہ گزرنے کے باوجود ٹیلیفون لائن کا نظام تاحال بحال نہیں ہو سکا اور عوام کو سخت تکالیف کا سامنا ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ بالائی سوات کے علاقوں مدین، بحرین اور کالام میں ٹیلیفون لائنوں کا سسٹم بحال کیا جائے۔ شکریہ جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously. Madam Uzma Khan, MPA to please move her resolution No. 643, not present, lapsed. Mr. Saleem Khan, MPA. Syed Sardar Hussain Shah.

جناب سلیم خان: چونکہ ضلع چترال میں گولن گول کے مقام پر 106 میگاواٹ کا ایک بجلی گھر زیر تعمیر ہے اور اپنی تکمیل کے آخری مرحلے میں ہے اور مزید بھی نئے بجلی گھر بنانے کے منصوبے منظور ہو چکے ہیں، لہذا یہ

اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ چترال کے عوام کو لوڈ شیڈنگ سے نجات دلانے کی خاطر اور ضروریات کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے چترال کے اندر ہی واپڈاکا گرڈ سٹیشن بنایا جائے اور مذکورہ گرڈ سٹیشن سے ہی 30 میگاواٹ بجلی رعایتی نرخ پر ضلع چترال کے عوام کو دی جائے۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر۔

Minister for Law: Agreed.

Mr. Speaker: Okay. The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously. Nawabzada Wali Muhammad, Nawabzada Wali Muhammad Sahib, please.

نوابزادہ ولی محمد خان: ۳۰ یوہ مہربانی جی۔ جناب سپیکر صاحب! قرارداد نمبر 620: چونکہ صوبہ خیبر پختونخوا میں کوہستان، بنگرام، تور غر اور شانگلہ کے اضلاع تعلیمی لحاظ سے بہت پسماندہ اضلاع ہیں اور تعلیمی اداروں کی کمی کی وجہ سے شرح تعلیم بھی کم ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ ضلع کوہستان، شانگلہ، بنگرام اور تور غر پر مشتمل صوبائی پبلک سروس کمیشن میں ایک زون نمبر 6 کا قیام عمل میں لایا جائے اور اس کیلئے تمام ضروری اقدامات اٹھائے جائیں۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر!

Minister for Law: Agreed.

Mr. Speaker: Agreed?

وزیر قانون: جی۔

جناب سپیکر: اچھا جی۔ مفتی جانان صاحب۔ آپ نے تو بہت بڑا Favour دے دیا (مدخلت) ہاں جی؟ اچھا۔

مفتی سید جانان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

جناب سپیکر: یہ آپ پڑھ لیں، جی جی۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب! ستاسو توجہ، د دې ایون توجہ یو اہمی
مسئلې طرف ته اړول غواړم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا یہ چلو، یہ میں ہاؤس کے سامنے لاتا ہوں، اس کے بعد مفتی صاحب۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously. لاء مسٹر صاحب! آپ نے بہت بڑی مہربانی کر دی آپ نے۔

غیر سرکاری مسودہ قانون (دوسری ترمیم) بابت خیبر پختونخوا معلومات تک رسائی کا زیر

غور لایا جانا

جناب سپیکر: آئٹم نمبر 7: مسٹر شوکت علی یوسفزئی، ایم پی اے۔

Mr. Shaukat Ali Yousafzai: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ Mr. Speaker, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Right to Information (Second Amendment) Bill, 2015 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Right to Information (Second Amendment) Bill, 2015 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر صاحب! یو منت۔

جناب سپیکر: جی، د دې نہ پس تالہ در کوم۔۔۔۔۔

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: چلو وہ Explain ہو جائے گا جی، Passage Stage۔۔۔۔۔

جناب جعفر شاہ: یہ Explain تو کم از کم کریں۔

جناب سپیکر: آپ اس کا امتحان لے رہے ہیں۔ جی۔ جی۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: نہ دہی ملگری تپوس اوکرو نو زہ بہ ورته اووایم چی

جناب سپیکر: جی جی، آپ اس طرف دیکھیں، پلیز۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: جی جی۔ جناب سپیکر! چونکہ رائٹ ٹوانفارمیشن ایکٹ بنا تھا اسلئے کہ جہاں بھی Public money use ہوتی ہے، جہاں بھی کوئی فیصلے ہوتے ہیں تو یہ پبلک کیلئے اوپن کرنا چاہتے تھے اور اس کا مقصد یہ تھا کہ ہر ادارے کے اندر شفافیت آجائے، بعد میں جب ایک امینڈمنٹ آگئی کہ اسمبلی کو اس سے مستثنیٰ کر دیا گیا تو اس پہ پھر بعد میں فیصلہ ہوا کہ نہیں اسمبلی کو بھی اگر کوئی رسائی چاہتا ہے کہ اسمبلی کے حوالے سے کوئی معلومات حاصل کرنا چاہتا ہے تو وہ معلومات اس کو ملنے چاہئیں۔ تو یہ امینڈمنٹ اسلئے لائی جا رہی ہے اور یہ میں پہلے پیش کر چکا ہوں، دو دن پہلے اس کیلئے اور آج چونکہ صرف اس سٹیج پہ ہے کہ وہ پاس کرنے کا سٹیج آگیا، اس میں یہ مقصد ہے کہ اسمبلی بھی رائٹ ٹوانفارمیشن ایکٹ میں شامل ہو گئی ہے اور اگر کوئی چاہے کہ اس اسمبلی کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہے تو اس کیلئے بھی کوئی رکاوٹ نہیں ہو گی۔

محترمہ نگہت اور کزئی: جناب سپیکر! میں ایک بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی میڈم نگہت اور کزئی۔

محترمہ نگہت اور کزئی: جناب سپیکر صاحب! اسمبلی کے بارے میں میرا خیال ہے کہ یہ ارکان اسمبلی یا کسی بھی، ہمارے تین کروڑ عوام کی طرف سے کسی کا بھی مطالبہ نہیں ہے، یہ دراصل آپ کے چیئرمین عمران خان صاحب نے کہا ہے تو اسی لئے جب پاس ہو جاتا ہے اور اس کے بعد پھر آپ لوگ اس کو Include کر دیتے ہیں، مجھے بتادیں کہ اگر آپ کے پاس کوئی Applications آئی ہوں کہ اسمبلی کو اس سے Exempt نہ کیا جائے، Exempt کیا جائے یا آپ کے پاس کوئی ایسی Complaints آئی ہوں تو مجھے اس کی تعداد بھی بتادیں۔ سر! یہ ایک August House ہے، آج تک ہم نے نہیں دیکھا کہ یہ اسمبلی جو ہے تو اس کو لوگوں کے، معلومات کی اس تک آپ کر دیں، باقی سارے محکمے کر لیں، یہاں پہ تو نہ کوئی فنڈ ہے، یہاں پہ تو نہ کوئی ایسی بات ہے، یہاں پہ تو ہم جو بات کرتے ہیں، وہ سارا میڈیا پریس گیلری میں بیٹھا ہوا ہے اور وہ اس کو نوٹ کر رہا ہوتا ہے، تو آپ اس کو کیسے Exempt کرنے کیلئے، سوائے اس کے کہ آپ کا

لیڈر صاحب یہ بات کر رہے ہیں، تو لوگوں کے نام نہ لیں، یہ صاف کہہ دیں کہ ہم اسلئے کر رہے ہیں کہ عمران صاحب کا ہمیں حکم ملا ہے اور اسلئے تو ہم آپ کے ساتھ، چونکہ آپ میجرٹی میں ہیں تو آپ کا یہ پاس ہو جائے گا۔ But I am not agree with this

Mr. Speaker: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 and 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 and 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Members: Yes.

Mr. Speaker: And those who are against it may say 'No'.

Members: No.

جناب سپیکر: ایک منٹ، ذرا کاؤنٹنگ کرتے ہیں، اس کے بعد۔ اچھا جو اس کے Favour میں ہیں، وہ ہاتھ اٹھائیں، کاؤنٹ کر لیں اس کو، بلکہ کھڑے ہو جائیں تو اچھا ہے، کھڑے ہو جائیں۔
(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: ہاں 44۔ یہ دوسرے گنتیں۔۔۔۔۔

(قطع کلامی / شور)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں جی، آپ بیٹھ جائیں۔ آپ اٹھ جائیں جی جو اس کے مخالف ہیں، وہ اٹھ جائیں تاکہ پتہ، حاضری۔۔۔۔۔

(قطع کلامی / شور)

جناب سپیکر: جی، جو اس۔۔۔۔۔

(قطع کلامی / شور)

جناب سپیکر: جی جی۔۔۔۔۔

(قطع کلامی / شور)

Mr. Speaker: Agreed, majority-

محترمہ نگہت اور کرنٹی: جناب سپیکر صاحب! یہ کسی کا بھی مطالبہ نہیں ہے اور کسی پارٹی کا بھی نہیں ہے۔ جناب سپیکر صاحب! میں اس میں، جناب سپیکر! اس کو دیکھیں، بات یہ ہے کہ مجھے اپنے عوام سے کوئی،

مطلب مجھے بات نہیں پہنچی ہے، میں اس بات پہ Agree نہیں ہوں حالانکہ یہ جائے گا، تو To be very frank یہ ان لوگوں کے خلاف جائے گا جو کہ اسمبلی کے کرتادھر تاہیں اور ظاہر ہے عمران خان صاحب نے کوئی سوچ کے ہی کہا ہوگا کہ اس کو Exempt نہ کیا جائے کیونکہ میرا تو یہاں پہ یہی کام ہے کہ میں آؤں گی، یہاں پہ اپنی حاضری لگاؤں گی اور میری حاضری لگے گی اور میرا جو بھی یہاں پہ ہے، وہ ساری ٹرانسپیرنسی جو ہے، تو وہ پریس گیلری میں لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، وہ میرا حساب کتاب، احتساب کریں گے۔ جناب سپیکر صاحب! بات یہ ہے کہ اگر ہر چیز جو ہے، وہ عوام کیلئے اوپن کر دیتے ہیں کہ جی آپ آئیں اور آپ حاضری، اس میں یہ ہوگا کہ یہ ایک معزز ایوان ہے، ایوان کا کچھ تقدس ہوتا ہے، یہ میری ذاتی رائے ہے، ہو سکتا ہے اور بالکل یہ ہوگا کہ میرا پارلیمنٹری لیڈر میرے ساتھ شاید متفق نہ ہوں اور وہ متفق نہیں ہیں، یہ میری پارٹی کا بھی فیصلہ نہیں ہے اور یہ اپوزیشن کا بھی فیصلہ نہیں ہے، یہ نگہت اور کرنئی کا Individually فیصلہ ہے۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی منور خان۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اس کے بعد آپ کو موقع دیں گے۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! تھینک یو۔ جناب سپیکر، جب یہ بل پاس ہو رہا تھا اور اسمبلی کو Exempt کیا گیا تو میڈیا میں میرے خیال میں شاید یہاں پہ جتنے ایم پی ایز بیٹھے ہیں، اسی کو Condemn کر رہے تھے کہ یار اپنے رائٹ ٹوانفارمیشن تو باقی صوبے میں تو لاگو کر رہے ہیں لیکن اپنی اسمبلی کو انہوں نے اس سے نکالا ہے، آخر کیوں؟ تو اسی پریشر پر میرے خیال میں انہوں نے اب یہ سوچا ہوگا۔ واقعی اگر اسمبلی میں ہم دوسروں کو تو رائٹ ٹوانفارمیشن کی تو وہ دیتے ہیں لیکن اپنی اسمبلی میں ان کو اجازت نہ دینا کہ ہم بالکل ایسے ہیں کہ ہمارا کوئی احتساب نہ کرے، ہمارا کوئی پوچھے نا، ہمارا یہاں پر ریکارڈ ہے، وہ کوئی نہ لے تو میں اس کو سپورٹ کرتا ہوں سر! اور جس طرح میڈم ہیں لیکن اس کا اپنا وہ ہے لیکن میں اس کو سپورٹ کرتا ہوں۔

تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: جی سردار حسین خان۔

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، زما دا خیال دے چي ما خو وختی نہ ہم دا ریکویسٹ کولو ا و بیا مونر۔ تاسو تہ ہم ریکویسٹ کوؤ او هاؤس تہ ہم ریکویسٹ کوؤ چي لیجسلیشن پراسیس داسي دے چي دا ڊیر زیات پہ استقامت سرہ کول پکار وی۔ رائٹ تو انفارمیشن ’بل‘ چي کلہ دلته راغے، پہ ہغہ وخت کبني ہم مونر۔ دا ریکویسٹ کرے و و چي کلاز وائز کہ دا پہ هاؤس کبني ڊیر پہ تفصیل سرہ د ہغی وضاحت کیری نو زما یقین دا دے چي دا کنفیوژن چي دے، دا بہ نہ پیدا کیری۔ ڊیرہ زیاتہ بنہ خبرہ دہ، ڊیرہ زیاتہ غورہ خبرہ دہ چي رائٹ تو انفارمیشن راغے، بیا چي دا امنڈمنٹ کلہ راغے چي اسمبلی د ڊي نہ Exempt شوہ، پہ کوم انداز باندي، پہ کومہ طریقہ باندي چي دا پہ ڊي هاؤس کبني بلدوز شو، زہ دا گنرم سپیکر صاحب! چي دا خوز مونر د ٲول هاؤس استحقاق چي دے ہغہ مجروحہ شو۔ نن زما یقین دا دے چي زمونر د ہغی مؤقف تقلید پہ ڊي وخت کبني پخپلہ کیری چي د حکومت د طرف نہ دا امنڈمنٹ راڍرے شی چي دا Exempt شوہ، نن د حکومت بیا مونر شکریہ ادا کوؤ چي ہغہ امنڈمنٹ ئے راڍرو چي نہ اسمبلی چي دہ، ہغہ بہ د رائٹ تو انفارمیشن حصہ وی۔ کہ نن مونر بیا ہم اوگورو پہ دومرہ تیزی بیا پہ ہغی باندي کار روان دے چي دلته کنفیوژن Create شو، نن بعضي ممبران اوس ہم پہ ڊي خبرہ شاید چي نہ وی پوہہ، خکہ ہغوی مخالفت او کرو، مونر خو دا خبرہ کوؤ چي ہغہ اسمبلی، ہغہ هاؤس چي ہغہ بہ د ٲولې صوبې د پارہ قانون سازی کوی او مونر خان د ہغی نہ مبراء کرو، پہ دیکبني خو مونر تہ ہڊو Logic نہ بنکاری، نو مونر شکریہ ادا کوؤ کہ پہ ڊي باندي عمران صاحب نوٲس اخستے نو ہم ئے مونرہ شکریہ ادا کوؤ، نہ دہ پکار چي مونر پہ تیزی کبني، پہ عجلت کبني مونر پہ بلدوزنگ طریقې باندي قانون سازی کوؤ۔ زما یقین دا دے نن یو قانون جوړوؤ، سبا پکبني امنڈمنٹ راڍرو او پہ قانون کبني هر وخت د بنہ والی گنجائش وی خودومرہ زر مونر دا گنرو چي دا پہ بدنیتی باندي کیری، لہذا مونر بالکل د ڊي ملگریتا کوؤ چي اسمبلی چي دہ، ہغہ د رائٹ تو انفارمیشن حصہ پکار دہ، لہذا مونر د ڊي امنڈمنٹ ملگریتا کوؤ۔

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 1 and 2 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی، نلوٹھا صاحب۔ جی، نلوٹھا صاحب، اورنگزیب نلوٹھا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر۔

جناب سپیکر: بسم اللہ جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! حکومت پہلے بل لے آتی ہے، سوچتی بعد میں ہے (تہقہ) مہربانی کر کے سوچ سمجھ کے کوئی فیصلہ کیا کریں اور یقیناً یہ جو امینڈمنٹس لائی گئی ہیں، میں نے جناب سپیکر صاحب! خود بھی پریس میں اس کے اوپر اپنے Comments دیئے تھے کہ صوبائی اسمبلی کو بھی اس میں ضرور شامل کیا جائے اور ممبران اسمبلی کو بھی شامل کیا جائے تاکہ انہیں بھی، عوام کو یہ پتہ چلے، وہ یہ سمجھیں کہ ممبران اسمبلی کو اس میں سے نکال دیا گیا ہے یا صوبائی اسمبلی کو، پتہ نہیں وہ کتنا، کتنا وہ مال لوٹتے ہیں اور عوام تک یہ حقائق پہنچنے چاہئیں اور اسلئے یہ صوبائی اسمبلی کو جو شامل کیا گیا، میں سمجھتا ہوں کہ بہتر فیصلہ ہے اور اس کی ہم سب کو تائید کرنا چاہیے۔

غیر سرکاری مسودہ قانون (دوسری ترمیم) بابت خیبر پختونخوا معلومات تک رسائی کا پاس

کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Shaukat Yusafzai, please.

جناب شوکت علی یوسفزئی: جناب سپیکر! میں شکر یہ ادا کرتا ہوں ان کا کہ جو انہوں نے حمایت کی، اس میں بدینتی کی کوئی بات نہیں ہے کیونکہ اچھی نیت سے ہوا ہے اور ہم بیٹھے اسلئے ہیں کہ اگر کوئی غلطی بھی ہو جائے، اگر اس کو سدھارنے کی کوشش کی جائے تو میرے خیال سے Appreciate کیا جانا چاہیے۔

Mr. Speaker, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Rights to Information (Second Amendment) Bill, 2015 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Right to Information (Second Amendment) Bill, 2015 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

(Applause)

Mr. Speaker: Item No. 8-----

(Interruption)

جناب سپیکر: بس یہ آخری آئٹم ہے، اس کے بعد میں آپ کو پوری ڈیٹیل سے موقع دیتا ہوں جی۔ آئٹم نمبر 8، میڈم آمنہ سردار۔ جی یہ ضیاء اللہ کے بعد آپ کو موقع دیں گے۔

محترمہ آمنہ سردار: شکر یہ جناب سپیکر! اگر آپ مجھے ایک منٹ کی اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر: پلیز، آپ جو ہے وہ پڑھ لیں۔

محترمہ آمنہ سردار: سر! میں صرف 30 سیکنڈ لوں گی، میں آرٹی آئی کی جو سلیکٹ کمیٹی تھی، میں اس کا حصہ تھی۔ سر! پلیز۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جو Topic ہے، پلیز اس پہ آئیں، پلیز۔

محترمہ آمنہ سردار: اچھا سر۔ تو سر! یہ ہم نے اس وقت حمایت کی تھی اس بات کی کہ یہ Exempt نہیں ہونا چاہیے۔

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا کے قواعد، انضباط و طریقہ کار مجریہ 1988 میں ترامیم کا مسودہ

ایوان میں متعارف کرانے کیلئے اجازت کا طلب کیا جانا

Ms: Aamna Sardar: I intend to move for leave under rule 247 to propose amendments in the Provincial Assembly Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Thank you

Mr. Speaker: The motion before the House is that leave may be granted to the honourable Member, to introduce amendments in the Rules of Procedure, 1988? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The leave is granted.

اسمبلی کے قواعد، انضباط و طریقہ کار مجریہ 1988 میں ترامیم کا مسودہ مجلس قائمہ برائے

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا کے قواعد، انضباط و طریقہ کار، استحقاقات و حکومتی یقین

دہانیاں، کے سپرد کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 9. Madam Aamna Sardar.

Ms: Aamna Sardar: Thank you, Speaker Sahib. I intend to move under rule 248 that the proposed draft amendments in the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988 may be referred to the concerned Committee.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendments moved by the honourable Member, in the Rules of Procedure, 1988 may be referred to the concerned Standing Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendments are referred to the Standing Committee on Procedure and Conduct of Business Rules, Privileges and Government Assurances. Ziaullah Khan-----

(Interruption)

جناب سپیکر: وہ اس کے بعد کر لیں گے، وہ اس کے بعد کر لیں گے، اس کے بعد۔

محترمہ نگہت اور کرنی: جناب سپیکر! میں ایک پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: وہ میں کرتا ہوں جی، یہ Personal explanation دے دیں، اس کے بعد میں آپ کو موقع دیتا ہوں ناجی، اس کے بعد میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔ چلو ضیاء خان نے آپ کو موقع دے دیا، میڈم! آپ بات کر لیں چلو۔

محترمہ نگہت اور کرنی: شکر یہ جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: موقع دیں گے، پورا ٹائم ہے، ضیاء اللہ خان کے بعد آپ کو بھی موقع دیں گے، فکر نہ کریں۔ جب تک آپ تقریر نہ کریں، میں اسمبلی کو برخواست نہیں کروں گا، فکر نہ کریں۔ جی میڈم صاحبہ!

محترمہ نگہت اور کرنی: جناب سپیکر صاحب! ضیاء اللہ صاحب کو، ہم لوگ اپنے بھائی کو یہاں پہ ویکلم بھی کرتے ہیں کہ وہ آج آپ کی کوششوں سے یہاں پہ آئے ہیں اور اپنا پوائنٹ، اپنا نقطہ نظر بھی بیان کریں گے، ہم ان کو ویکلم کرتے ہیں۔ جناب سپیکر! میں نے آپ سے ایک ریکویسٹ یہ کی تھی کہ بہت Important مسئلہ ہے اور جب یہ کراچی میں دو ہمارے صحافی نجی چینل کے جن کی ٹارگٹ کلنگ ہوئی ہے اور پشاور میں جو کہ ایک ٹی وی کی جو ایک پروڈیو سر ہے، ان کی ٹارگٹ کلنگ ہوئی ہے، جناب سپیکر! میں اس پہ آپ سے درخواست کروں گی کہ ایک ایسی قرارداد کیونکہ یہ اسمبلی میں نے کہا کہ آپ کی سربراہی میں ایسے ایسے

ایشوز کو لیکر آتی ہے کہ جو کسی اور اسمبلی میں نہیں اٹھائے جاتے ہیں، تو کے پی کے کی تمام اپوزیشن کو ٹریڈری
 .نچرز کو یہ ایک کریڈٹ جاتا ہے کہ ہم وہ تمام ایشوز یہاں پہ لاتے ہیں اور ان کو ہم زیر غور لاتے ہیں، پھر اگر
 ضرورت پڑتی ہے تو قرارداد لاتے ہیں، میں آپ سے یہ درخواست کروں گی کہ یہ ساری اسمبلی جو ہے
 خیبر پختونخوا کی، اور اس کے جو لوگ ہیں، وہ اس ٹارگٹ کلنگ کی پر زور مذمت کرتے ہیں اور اس کے بارے
 میں اگر ایک قرارداد لائی جائے جس میں کہ یہ مطالبہ کیا جائے فیڈرل گورنمنٹ سے کہ وہ صحافیوں کے
 تحفظ کا بل فی الفور قومی اسمبلی میں، کیونکہ فورم وہی ہے، سینیٹ ہے اور قومی اسمبلی ہے، اگر اس میں یہ بل
 لایا جائے اور اس کو پاس کیا جائے تاکہ صحافیوں کو آج جس طریقے سے ان کی صحیح رپورٹنگ پہ جو ان کو
 ٹارگٹ کیا جا رہا ہے، تو جناب سپیکر صاحب! یہ میری پارٹی پاکستان پیپلز پارٹی اور تمام ہاؤس جو ہے، وہ اس کی
 پر زور مذمت کرتے ہیں اور آپ سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ آپ ہمیں اجازت دیں کہ ہم اس کیلئے
 قرارداد لیکر آئیں اور مرکزی حکومت سے یہ مطالبہ کریں، تمام پارلیمانی لیڈرز اگر اس پہ متفق ہوں تاکہ وہاں
 پہ یہ صحافیوں کے تحفظ کا بل فی الفور لایا جائے اور اس کو منظور کیا جائے۔ شکر یہ جناب سپیکر صاحب۔
 جناب سپیکر: یہ جوائنٹ ریزولوشن آپ پیش کریں، جوائنٹ ریزولوشن بنا کے پھر پیش کریں۔ میں
 ضیاء اللہ خان کو موقع دیتا ہوں اس کے بعد آپ کو بخت بیدار صاحب اور مولانا صاحب! اس کے بعد آپ
 بات کر لیں گے۔ ضیاء اللہ خان، پلیز۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: ضیاء اللہ خان، پلیز۔

ذاتی وضاحت

جناب ضیاء اللہ آفریدی: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکر یہ جناب سپیکر صاحب۔ میں سب سے پہلے
 اپوزیشن کے ممبران، مولانا لطف الرحمان صاحب، اپوزیشن لیڈر، بابک صاحب، نلوٹھا صاحب، باچا صاحب
 اور ان کے جتنے بھی پارٹی کے اراکین کا اور میری بہنوں کا خصوصی طور پر مشکور ہوں، تہہ دل سے شکر یہ ادا
 کرتا ہوں کہ انہوں نے پروڈکشن آرڈر جاری کرنے میں اہم Role ادا کیا اور آج اگر میں Produce ہوا
 ہوں تو اس میں جناب سپیکر صاحب کا کوئی Role نہیں ہے۔ نگہت میڈم! یہ آپ لوگوں کی وجہ سے آج

میں مخاطب ہوں۔ (تالیاں) ساتھ ساتھ جو ممبران اسمبلی اپوزیشن والے میری ملاقات کیلئے کسٹڈی میں مجھے ملنے کیلئے آئے، میری پیشی کے موقع پر آئے، ان کا بھی تہہ دل سے مشکور ہوں، پیغامات جو مجھے بھیجے گئے ہیں، میرے گھر پہ تشریف لائے، خصوصاً میری پارٹی کے ارباب جہانداد صاحب، میرے بڑے بھائی امجد آفریدی اور سمیع وغیرہ جو ہیں، ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مجھ پہ الزام ہے، میں ابھی مجرم نہیں ہوں، میں پارٹی کارکنان، ضلع پشاور کے شہری، علماء، ڈاکٹرز، انجینئرز، طلباء، آئی ایس ایف، یوتھ پارٹی ورکرز، سب کا تہہ دل سے مشکور ہوں جنہوں نے اس 60/61 دن میں میرے لئے جو دعائیں کیں، گھر گھر میرے لئے ختم قرآن کئے، میری فیملی کے ساتھ ہمدردی کی، میرے حوصلے بلند کئے، میں ان کا اگر ہزار بار، لامتناہی بار شکریہ ادا کروں تو وہ بھی کم ہے۔ میں اپنے ضلع پشاور کے منتخب ناظمین جو کہ اللہ کے فضل سے میرے، میں نے Nominate کئے تھے، میں فخر کرتا ہوں، ارباب عاصم، قاسم شاہ، ارباب محمد علی، ان کے ساتھ وہاب، فرید خان، ان کے نائب ناظم اور ٹاؤن ون کے ندیم اور شعیب بنگش کو بھی تہہ دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور یہ میرے لئے، پارٹی کیلئے جو میں نے قربانی کی تھی، وہی صلہ ہے جو اللہ کے فضل سے پشاور پہ آج وہی ناظمین آگئے ہیں جو میرے Recommended تھے۔ (تالیاں) ساتھ ساتھ جناب سپیکر صاحب! پروڈکشن جاری کرنا آپ کا اختیار تھا اور یہ صرف ضیاء اللہ آفریدی کیلئے نہیں تھا، یہ جتنے بھی بیٹھے ہیں Including آپ، آپ بھی ضیاء اللہ آفریدی ہیں، یہ وقت آپ پر بھی آسکتا ہے اور میرے جتنے بھائی ہیں، ان پہ بھی آسکتا ہے، تو آپ کے جو اختیارات تھے، کسی کے ڈائریکشنز تھے جو آپ مجھے پیغامات بھی بھیج رہے تھے اور آج بھی اخبار میں خبر لگی ہے 'ڈان' میں اور میڈیا والوں نے بھی مجھ سے پوچھا ہے کہ آپ Condition پہ آئے ہیں، تو میں کسی Condition پہ نہیں آیا ہوں، پہلے بھی میرے پارٹی کارکنان کو، میرے Colleagues کو پتہ ہے، میں Straightforward ہوں، منافق نہیں ہوں، حق سچ بات کروں گا، نہ مجھے کوئی منع کر سکتا ہے اور نہ میرا منہ بند کر سکتا ہے خواہ اگر وہ عمران خان بھی غلطی کرے، میں اس کے خلاف بھی بولوں گا یا جو بھی ہو، تو میں کسی Condition پہ آج نہیں آیا ہوں، یہ میرے اپوزیشن کے بھائیوں کا کردار تھا جو مجھے ان کے مطالبے پہ Produce کر کے آج میں ادھر حاضر ہوا ہوں، لہذا میڈیا والے! یہ آپ جو سوالات اٹھا رہے ہیں کہ Condition ہے، کوئی Condition نہیں

ہے، میں آج بولوں گا، حقیقت بتاؤں گا۔ میں اپنے کیس کے حوالے سے پورے صوبے کے عوام کو، ایوان کو، جو میرے ساتھ ہوا ہے، ان Evidences کے ساتھ جو ایک بھرا بیگ اور چند فائل میرے پاس، ان شاء اللہ و تعالیٰ ابھی آپ لوگوں کو، کچھ آج کچھ بعد میں وقفے وقفے سے ان شاء اللہ و تعالیٰ سب Evidences کیونکہ مجھے اس صوبے کے (لوگوں) خصوصاً پشاور کے عوام نے مجھے منتخب کیا ہوا ہے اور ان کو اور اس ایوان کو جوابدہ ہونا ضروری ہے، میں ان کو جوابدہ ہوں کہ میں ان کو، میرے اوپر جو الزامات ہیں، میں ان کو Explain کروں کہ یہ حقیقت ہے کہ سازش ہے؟ اس کے علاوہ جی اس ایوان نے اور میری پارٹی نے اور میرے قائد جناب عمران خان نے میرے اوپر جو ذمہ داری سوچی تھی، اللہ کے فضل سے میں نے اپنے خلوص نیت سے، ایمانداری سے اور اپنی محنت سے اپنے محکمے میں جو کردار ادا کیا ہے، وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے اور اس کی میں ان شاء اللہ ابھی چند مثالیں بھی آپ لوگوں کو دوں گا اور میں ان مقدمات کو اس ملک کے قوانین کے مطابق اور اس ملک کی عدالتوں جن پر میرا بھروسہ ہے، میں Face کروں گا اور ان شاء اللہ تعالیٰ سرخرو ہوں گا اور مجھے یقین ہے کہ جو سازش میرے خلاف اور میری پارٹی کے خلاف کی گئی ہے، وہ ان شاء اللہ تعالیٰ میں بے نقاب کروں گا اور میرے ساتھ چند دنوں میں جو امتیازی سلوک ہو رہا ہے جس طرح ابھی میں نے سپیکر صاحب سے اور میرے دوستوں سے بات کی کہ مجھے ہسپتال سے زبردستی ڈسچارج کیا گیا ہے، کہتے ہیں کہ یہ شہرام صاحب کا حکم ہے کہ اس کو اور نہ رکھو، ساتھ ساتھ میرے خلاف امنڈمنٹ لائی گئی ایمر جنسی میں احتساب کمیشن میں، کیونکہ مجھے زبردستی پھنسانا چاہتے تھے اور کر رہے ہیں، اسلئے کہ ان کو تکلیف ہے، میں خدمت کرتا ہوں پارٹی کیلئے، پشاور کیلئے، پشاور کے عوام کیلئے لیکن سازشیں ہو رہی ہیں پارٹی میں بھی اور پارٹی کے باہر بھی، لیکن اللہ کے فضل سے میں نے پہلے بھی ان کا مقابلہ کیا، سپیکر صاحب بھی پارلیمانی بورڈ میں تھے اور جناب چیف منسٹر بھی پارلیمانی بورڈ میں تھے، مجھے یہ لوگ نکل نہیں دے رہے تھے، مجھے میرے اللہ نے نکل دیا اور میرے قائد نے نکل دیا، میں منتخب ہو گیا، مجھے یہ وزارت نہیں دے رہے تھے، مجھے میرے اللہ نے وزارت دی اور میرے قائد نے وزارت دی، تو یہ سازشیں پہلے دن سے میرے خلاف ہو رہی ہیں اور ان شاء اللہ میں Face کرتا ہوں گا، مقابلہ کرتا ہوں گا۔ ساتھ ساتھ میں ہائی کورٹ کے چیف جسٹس سے اس فلور سے اپیل کرتا ہوں کہ صرف ضیاء اللہ آفریدی

اور اس کے ڈی جی ڈاکٹر لیاقت کی ضمانت کینسل ہوتی ہے، کیوں؟ یہ امتیازی سلوک صرف ضیاء اللہ آفریدی اور ڈاکٹر لیاقت کے ساتھ ہے، جتنے بھی احتساب کورٹ کے ملزم Bail پر رہا ہو چکے ہیں، ان کیلئے نہیں ہے، صرف ہم دونوں کیلئے ہے؟ تو میں ان سے اپیل کرتا ہوں کہ چیف جسٹس صاحب انصاف کا فیصلہ کریں اور میں سوچ رہا ہوں کہ ان سازشوں کے پیچھے کون ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ اللہ اس کو بے نقاب کرے گا۔ میری گرفتاری 09 جولائی کو ہوئی تھی، کرنل سیف اللہ اور میجر حسن میرے سرکاری گھر پہ آئے اور مجھے کہا کہ آپ میرے ساتھ جائیں، میں نے کہا جی کس لئے؟ کہتے ہیں کہ آپ سے کوئی انوسٹی گیشن کرنی ہے، میں نے کہا جی آپ Questionnaire بھیجیں، جو پروسیجر ہے، آپ Questionnaire بھیجیں۔ کہتے ہیں نہیں، بہر حال انہوں نے Arrest warrant مجھے دکھائے تو میں نے کہا Let's go لیکن ساتھ ساتھ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کے پاس سپیکر صاحب اور ہماری صوبائی حکومت سے کوئی اجازت ہے؟ تو کہتے ہیں کہ ہاں ہمیں چیف منسٹر کا حکم ہے کہ اس کو گرفتار کرو، میں نے کہا پھر تو بات ختم ہے۔ میں چلا گیا لیکن سپیکر صاحب! افسوس اس بات کا ہے کہ اسمبلی کے اجلاس میں ہوتے ہوئے میری گرفتاری اور آپ کی خاموشی، یہ بھی ایک سوال ہے۔ جب میں گرفتار ہو گیا تو اس وقت 25 سے 26 ملزم گرفتار ہو چکے تھے، I think میں ستائیسواں تھا، شام سے پہلے ایک انوسٹی گیشن آفیسر بہرام جو کہ ضلع نوشہرہ سے ہے اور چیف منسٹر کے حلقے امان کوٹ سے تعلق رکھتا ہے، وہ آتا ہے لاک اپ میں، موبائل سے فوٹو کھینچتا ہے، میں نے کہا دوستوں سے کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ کہتا ہے کہ یہ تو پہلی بار ہو رہا ہے، میں نے کہا ٹھیک ہے، صبح تھانے کے محرر صاحب آتے ہیں کہ بھی آفریدی صاحب! آپ کی کوئی فوٹو نکالی گئی ہے؟ میں نے کہا بالکل جی نکالی گئی ہے، کہتے ہیں کس نے نکالی ہے؟ میں نے کہا فلاں بندے نے۔ میں نے پوچھا تو کہتے ہیں کہ یہ ہماری روٹین ہے لیکن میرے ساتھ جو ملزم تھے، انہوں نے کہا کہ نہیں یہ پہلی دفعہ ہو رہا ہے۔ صبح میری کورٹ میں پیشی تھی، میں چلا گیا تو مجھے دوستوں نے کہا کہ آپ کی فوٹو سوشل میڈیا پہ چل رہی ہے کہ آپ لاک اپ میں بیٹھے ہیں، میں حیران ہو گیا، میں نے کہا کہ یہ آج تک، 31 ملزم میرے خیال میں ہو گئے ہوں گے، آج تک کسی بھی ملزم کی سوشل میڈیا پہ فوٹو نہیں ہے Except ضیاء اللہ آفریدی، مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ ضیاء اللہ آفریدی صرف سوشل میڈیا کا وہ ہے، یہ سازش صرف ضیاء اللہ آفریدی کے خلاف ہے۔ میں نے

جنرل صاحب سے ریکویسٹ کی، پھر Written application کی کہ جنرل صاحب! یہ بندہ، انہوں نے سوشل میڈیا پہ، Written application میں نے دی اسی دن کہ اس کو آپ Investigate کریں، کیا احتساب ایکٹ میں یہ ہے کہ کسی کی سوشل میڈیا پہ فوٹو Upload کر کے اس کی بے عزتی کریں؟ کوئی Response نہیں، 48 دن میں نے گزارے اور روزانہ میں جنرل صاحب سے ملنے کی ریکویسٹ کر رہا تھا کہ میں اس کو بولوں کہ حقیقت کیا ہے، آپ کی ٹیم میں کچھ ایسے لوگ ہیں جو آپ کو، احتساب کمیشن کو اور پاکستان تحریک انصاف کو بدنام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ پھر 48 دن مسلسل میں جنرل صاحب سے ریکویسٹ، آج میں پھر اس فلور پہ جنرل صاحب کو ریکویسٹ کر رہا ہوں کہ یا تو آپ باخبر ہیں اور اگر بے خبر ہیں تو آپ اپنی ٹیم کو ذرا دیکھ لیں۔ جب شہرام خان کے چچا افسر خان صاحب گرفتار ہوئے ہیں اور آگے تو 10 منٹ بعد جنرل صاحب کی Call آتی ہے کہ بھی آپ کو بلا رہے ہیں، ان سے پہلے میں روزانہ ریکویسٹ کر رہا ہوں کہ میں ملوں تو افسر خان چچا تو بڑے بزرگ ہیں، 31 سال ان کا تبلیغ سے وہ ہے، میرا ان کی شخصیت پہ کوئی وہ نہیں ہے، اچھے انسان ہیں، شریف ہیں، Honest ہیں لیکن جنرل صاحب اس کو بلا تے ہیں اور ضیاء اللہ آفریدی کو نہیں بلا تے، سب سے ملتے ہیں، پہلے ملزموں سے بھی، میں ریکویسٹ کر رہا ہوں کہ جنرل صاحب! میرے ساتھ ملاقات کریں، میں آپ کو اپنا کیس Present کروں، آپ ہیڈ ہیں۔ شہرام خان کے چچا واپس آگئے، میں نے کہا کیوں جی؟ کہتے ہیں کوئی Call آئی تھی، میں نے کہا بس ٹھیک ہے، Call آئی تھی تو میں اسلئے ملنے گیا۔ یہ میں اپنے ان دنوں کی وہ داستان اور حقیقت آپ کو بتا رہا ہوں۔ میں احتساب سے نہیں گھبراتا، میں ہر فورم پہ حساب کیلئے تیار ہوں، اس ایوان کو بھی میں اپنا کیس Present کروں گا ان شاء اللہ تعالیٰ اور میں سپیکر صاحب سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ پورا ایوان بشمول منزل ڈیپارٹمنٹ کے افسران، چیف سیکرٹری صاحب، سیکرٹری لاء، آپ آرڈر کریں، جب آپ کہیں ان شاء اللہ مجھے بلائیں، میں اپنا پورا کیس Present کروں گا کہ بھی میرے ساتھ یہ کیا ہوا اور میرا Role کیا تھا، میں نے کیا کیا ہے اور میرا Role کیا تھا؟ اور Illegal mining جو میری Arrest، Illegal mining کے کیس میں Misuse of power، تو ان شاء اللہ تعالیٰ میں اس ایوان کو بھی جوابدہ ہوں اور سپیکر صاحب سے پھر ریکویسٹ کرتا ہوں کہ جو افسران میں نے آپ کو بتائے ہیں اور ساتھ یہ ایوان، ساتھ ساتھ

میری پارٹی کے منشور میں ہے احتساب، میں کبھی بھی اس کو Oppose نہیں کروں گا اور نہ اس کے خلاف ہوں لیکن احتساب انصاف کے ساتھ تذلیل کے ساتھ نہیں، بدینتی کے ساتھ نہیں اور کیوں میں اس کو Oppose کروں، کیوں اس کے خلاف بات کروں، وہ پارٹی جس نے مجھے یہاں تک پہنچایا ہے، وہ پارٹی جس نے مجھے عزت دی ہے، میرا ایک ووٹ تھا جب الیکشن ہو رہے تھے تو پشاور میں مجھ سے بڑے بڑے لوگ ارب پتی میرے مقابلے میں تھے، خاندان والے لوگ، Politicians، میرا ایک ووٹ تھا لیکن پاکستان تحریک انصاف نے مجھے ٹکٹ دیا اور اسی پاکستان تحریک انصاف اور خان صاحب کی وجہ سے آج میں اسمبلی میں بیٹھا ہوں اور اسی نے مجھے عزت دی، وزارت دی، عزت دی تو میں کبھی بھی اپنی پارٹی کے خلاف اور اپنی پارٹی کے منشور اور جوان کی پلاننگ ہے، جو کمیشن یا احتساب کمیشن جو بھی انہوں نے بنائے ہیں، میں کبھی بھی ان کی مخالفت نہیں کروں گا لیکن اللہ کے فضل سے میں نے بھی پارٹی کیلئے بڑی محنت کی، مجھے وہ دن بھی یاد ہے جس دن دھرنے میں ہماری پارٹی کے سینئر رہنماء بشمول چیف منسٹر، جناب سپیکر صاحب، شاہ فرمان صاحب، عاطف خان جناح سپر (مارکیٹ) میں کھڑے تھے اور سی ایم ہمیں بلارہے تھے کہ بھئی آپ دھرنے کیلئے لوگوں کو مت لے آؤ، یہ بھی ساتھ تھا، شاہ فرمان، عاطف، سپیکر صاحب، میرے ساتھ امجد آفریدی اور اشتیاق گواہ ہیں، اسی طرح امجد آفریدی صاحب، اشتیاق چلے گئے سیف اللہ صاحب اور سیف اللہ نیازی کو، اور خان کو کہیں کہ بھئی یہ لوگ ہمیں اس طرح باتیں کر رہے ہیں کہ آپ دھرنے کیلئے لوگ مت لے آئیں، تو باوجود یہ کہ میں پشاور سے ہزاروں کارکن لے کر جا رہا تھا، اشتیاق نے سیف اللہ نیازی کے نوٹس میں بات لائی، خان صاحب کو کہا ہے کہ بھئی اس طرح باتیں ہو رہی ہیں، یہ کیا چکر ہے؟ یہ وہ پاکستان تحریک انصاف کے کارکنان ہیں، جیالے ہیں جن کو نظریاتی کارکن کہتے ہیں اور خان صاحب کو پتہ ہے ان باتوں کا کہ کس نے منع کیا تھا، خان صاحب! میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں اس فلور سے، آپ کو سب چیزوں کا پتہ بھی تھا اور میں اس فلور سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ، (جناب شاہ فرمان سے) میرے خیال میں خان صاحب باہر ہیں شاہ فرمان صاحب؟ آپ ملک آکر Priority میں، میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ میرا کیس آپ کی پارٹی کیلئے، میرے لئے اور اس صوبے کی حکومت کیلئے Important کیس ہے، آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ کور کمیٹی کا اجلاس بلائیں اور اسی اسمبلی میں

کیونکہ میری مجبوری ہے، میں ملزم ہوں، میں جیل میں ہوں، آپ پورے پاکستان کی کور کمیٹی بشمول پشاور ٹاؤن ون کے ڈسٹرکٹ اور ٹاؤن ممبران چند مشہور صحافی جن میں سے سلیم صافی As a special guest، رؤف کلاسرا، انصار عباسی، جاوید چوہدری، رحیم اللہ یوسفزئی، اسماعیل اور چند سینئر صحافی وہ بھی موجود ہوں تاکہ میں اپنا سارا کیس Present کروں اور یہ میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ خان صاحب! آپ نے کور کمیٹی کا اجلاس اس اسمبلی میں بلانا ہے اور جو نام میں نے لیے ہیں سینئر صحافیوں کے، پشاور ٹاؤن ون سے ڈسٹرکٹ اور ٹاؤن ممبران اور اس کور کمیٹی میں چیف منسٹر صاحب نہیں بیٹھیں گے، میں اپنا کیس کور کمیٹی میں Present کروں گا، میں نے کور کمیٹی میں، پاکستان تحریک انصاف کی کور کمیٹی میں ججز بھی ہیں، شاہ فرمان صاحب شتہ پکبندی، بیورو کریٹس بھی ہیں، ایکسپرٹ لوگ بھی ہیں، اگر اس کور کمیٹی نے مجھے ملزم ثابت کر دیا تو اسی دن میں پاکستان تحریک انصاف اور اس سیٹ سے مستعفی ہونے کا اعلان کروں گا ان شاء اللہ تعالیٰ لیکن اگر وہ کیس ان تینوں جو اس میں بیٹھے ہوتے ہیں، انہوں نے کہا کہ بھی آپ نہیں ہیں تو پھر میرا مطالبہ بھی ان شاء اللہ تعالیٰ خان صاحب! آپ مانیں گے۔ جس طرح میں نے کہا کہ گرفتاری 09 جولائی کو Warrant of arrest, illegal mining اور Misuse of power، دو سال میرے تقریباً منسٹری کے ہو گئے ہیں، مجھے سمجھ نہیں آ رہا ہے کہ Misuse of power میں نے تین چار فائلیں کی ہیں، وہ بھی انکوائری کی اور دو مہینے ہو گئے کہ بھی جب میں گرفتار ہوا تو بھی کل خبر پڑھی تھی اخبار میں کہ 42 ارب روپے کا وہ ہے، تو افسوس کی بات یہ ہے کہ بھی 30 سال میں منزل ڈیپارٹمنٹ کی ریونیو اگر آپ دیکھ لیں تو پورے صوبے کا بجٹ میرے خیال میں 42 ارب روپے نہیں ہے تو مجھ پہ الزام لگایا ہے کہ 42 ارب روپے کی کرپشن، حالانکہ ہمارے منزل ڈیپارٹمنٹ کی Annual revenue target 30 / 35 کروڑ ہے لیکن دو سال میں میں نے پچھلے پہلے سال میں ٹارگٹ تھی 630 ملین اور میں نے 780 ملین Achieve کی تھی جی، بہر حال 42 ارب اور یہ الزامات تو لگتے رہتے ہیں لیکن اختیارات کیا ہیں منزل ڈیپارٹمنٹ کے پاس، Mining Concession Rules، Rule 173 صرف مراسلہ، پولیس سٹیشن میں مراسلہ کرنا، پھر آگے پولیس کا کام، یہ ہمارے رولز ہیں، Mining Concession Rules، ایکٹ کے نیچے، Mining Act کے نیچے، باقی ہم نہ کوئی

ایڈمنسٹریٹو ڈیپارٹمنٹ ہیں، ہمارے پاس 1400 لیزز ہیں، 14 سولیزز، Minimum lease 200 acre اور صرف 100 منزل گارڈز ہیں، 100 منزل گارڈز، 1400 لیزز اور ہر ایک لیزز کا 200 ایکڑ، تو مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ بھی Illegal mining، زمین لوگوں کی، منزلز ہماری، نہ ان سے کوئی باؤنڈری، نہ اختیارات، اختیارات جس کے ہیں وہ باہر، جس نے ایکشن لیا ہے وہ اندر، یہ احتساب ہے اور یہ انصاف ہے؟ افسوس کی بات ہے بابک صاحب! آپ سب نے دیکھا ہوگا، جنگلات زمین کے اوپر ہیں، مائننگ نیچے ہے لیکن ان کی فورس ہم سے بہت زیادہ ہے، ہمارے ڈیپارٹمنٹ سے، ہمارے کوئی پانچ چھ سو ہیں، ان کی ہزاروں میں ہے، ان کے پاس مجسٹریٹس بھی ہیں، فارسٹ گارڈز بھی ہیں، ریجن آفیسرز، بہت سارے، ان کا سسٹم ہے۔ ہماری گورنمنٹ میں تین آفیسرز، سینئر آفیسرز، چیف کنزرویٹو سپنڈ ہو چکے ہیں، سب کو پتہ ہے، احتساب کمیشن کیوں خاموش ہے؟ کون ہے اس کا منسٹر؟ کون ہے اس کا سپیشل اسسٹنٹ، گرفتاری کیوں؟ خان صاحب خود آپ کہہ رہے ہیں کہ لاکھوں فٹ لکڑیاں Illicit cuttings ہوئی ہیں، آپ خود ایڈمٹ کر رہے ہیں، چیف منسٹر صاحب آپ ایڈمٹ کر رہے ہیں، کوئی گرفتاری نہیں، کدھر ہے احتساب؟ کیا انہوں نے وہ نہیں کی Illegal cutting؟ تین سپنڈ سینئر آفیسرز تیار پڑے ہوئے ہیں کہ بھی یہ سپنڈ ہو گئے ہیں، Means کہ وہ اس میں Involve ہیں، آپ Investigate کریں کہ کیا اس میں چیف منسٹر Involve ہیں کہ نہیں ہیں؟ اس میں سپیشل اسسٹنٹ Involve ہیں کہ نہیں ہیں؟ گرفتار کریں، کیا یہی ضروری تھا کہ ڈی جی ڈاکٹر لیاقت دس مہینے Serve کر کے بغیر اس کو، اس کو لیٹر دے رہے ہیں کہ بھی آپ جب سے آئے ہیں اور آج تک جب تک ہیں، آپ Illegal mining میں Involve ہیں، کیا میرے ساتھ پچھلے پرانے ڈی جی نہیں تھے، اس کو کیوں نہیں؟ یہ ایک سوال ہے بہت بڑا کہ ڈاکٹر لیاقت کی گرفتاری صرف ڈاکٹر لیاقت کی، کسی اور ڈی جی کی نہیں، اس بیچارے کے بھی دس سال، بے شک وہ اگر مجرم / ملزم جو بھی ہو، ثابت کریں، ان کی وہ نہیں کرتا لیکن سوال ہے کہ پرانے ڈی جی کیوں نہیں؟ Illegal mining تو اب سے نہیں ہو رہی، 30 سال سے ہو رہی ہے، نکالیں منزل ڈیپارٹمنٹ کی تاریخ میں ہم نے جو Assessment کی ہے، عنایت اللہ صاحب بیٹھے ہیں اور ان کے دیر کے ممبران بھی، سراج صاحب کی سربراہی میں چیف منسٹر کے پاس جرگہ آیا ہے کہ بھی یہ پہلی دفعہ دیر میں وہ

Implementation کر رہے ہیں مائنرز اور منرلز، اسی طرح ہے ناعنائیت اللہ صاحب! میں نے کہا سوری جی، ہمارا نعرہ تبدیلی کا تھا، ہم Implement کریں گے، چیف منسٹر صاحب نے مجھے مجبور کیا لیکن میں نے نہیں مانا، انہوں نے بھی، جرگے نے بھی کہا، میں نے کہا سوری۔ بونیر میں پہلی دفعہ مائنرز اور منرلز کے ’آکشنز‘ ہو رہے ہیں، سوات والے ممبران بیٹھے ہیں، سارے آتے ہیں بشمول ایم این ایز، میں نے Implement کئے، ریکارڈ پہ ہے۔ کوہاٹ، کوہاٹ میں بھی یہی تھا، ہر ایک ضلع میں، ایشو صرف نوشہرہ کا ہے، کیوں نوشہرہ کا ہے، کون ہے مجرم؟ یہ کیسز جو بنے ہیں صرف نوشہرہ کے ہیں، کسی ضلع سے شکایت نہیں ہے صرف نوشہرہ ہے۔ میں اسی سلسلے میں، اس ایشو میں تقریباً کوئی سال یا آٹھ نو مہینے پہلے اسی کیس میں، Illegal mining میں، میرے خیال میں مجھے تو میرے ذہن میں نہیں آ رہا لیکن مجھ سے سینئر ممبران بیٹھے ہیں، کوئی بھی منسٹر چیف جسٹس پشاور ہائی کورٹ سے ملا نہیں ہو گا اپنے کوئی ڈیپارٹمنٹ کے ایشوز میں، صرف ضیاء اللہ آفریدی چیف جسٹس سے ملا ہے اپنے سیکرٹری اور ڈی جی کے ساتھ، سال پہلے، ریکارڈ پہ ہے، اسی چیف جسٹس سے اور اسی Illegal mining کے ایشو پہ کہ ہمیں سپورٹ کرو، میں ہائی کورٹ کے چیف جسٹس سے ملا ہوں، چیف جسٹس زندہ ہیں، ان کے ریکارڈ میں وہ Minutes بھی ہوں گے، میں نے ریکوریٹ کی کہ آپ ہمیں Help out کریں، اب میری ہو رہی ہے گرفتاری اسی ایشو میں۔ ساتھ ساتھ بہت افسوس کی بات ہے، احتساب کمیشن پہ جس ڈی جی کو گورنمنٹ نے سروس سے نکالا، اسی ڈی جی کو فوکل پرسن بنایا ہے، اسی ڈی جی کو استعمال کر رہا ہے۔ جس ڈائریکٹر کو بارود کے کیس میں میانوالی میں پکڑا تھا اور Fake document سے لاہور ہائی کورٹ سے رہائی کی، اسی کو فوکل پرسن بنایا ہے، یہ ریکارڈ میں ہے۔ جو ڈی جی کرپشن میں ملوث ہو، جس کو نکالا گیا ہو اور وہ اس کا فوکل پرسن بنے، وہ ہمیں Investigate کرے، کیا یہ انصاف ہے یا یہ احتساب ہے یا یہ ہو رہا ہے جی احتساب کمیشن میں؟ اس کے علاوہ میں نے جس طرح آپ کو بتایا ہے کہ بھی Mining Concession Rules میں ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ جو اختیار ہے، وہ آپ کے سامنے ہے، ہم نے صرف مراسلہ کرنا ہے اور میرا یہ بھی سوال ہے کہ بھی صرف ڈاکٹر لیاقت کیوں؟ کرنا ہے تو پیچھے کا بھی کرو، کیا ہماری کیبنٹ میں وہ نہیں بیٹھے سمگلرز، ہماری کیبنٹ میں سمگلرز، نار کا ٹکس کے پرچے ہیں ان پہ، کیا ہماری کیبنٹ میں وہ نہیں بیٹھے ہیں، جس نے چیک لیا

تھا اور پیسے Distribute کئے تھے؟ احتساب صرف ضیاء اللہ آفریدی کیلئے ہے؟ ان کیلئے سپیشل کمیٹی بنتی ہے۔ اب میں اپنی کیسوں پہ آتا ہوں۔ پہلا کیس ماماخیل، ماماخیل، سکندر بھائی! توجہ جی، ماماخیل نوشہرہ میں نظام پور میں ایک لیز ہے Laterite کا، لیز ہولڈر حاجی یعقوب ماماخیل، میں اور قربان خان موجود ہیں، زندہ بھی ہیں اللہ کے فضل سے، Surprised visit ہم نے کیا 01-03-2014 کو، وقت 11:30، 11:30 بجے پہ میں اور قربان صاحب، میرے سیکرٹری میاں وحید الدین، ہماری مانیٹرنگ ٹیم، ہم نے چھاپہ مارا، دریائے سندھ میں بھی سونے کی وہ ہو رہی تھی Illegal mining، اس کو بھی Arrest کر دیا، ہمارے ساتھ پولیس بھی تھی، پھر آگے چلے گئے ہم ماماخیل پہ، میں نے اور قربان خان نے ایف آئی آر کی، (ایف آئی آر کی کاپی دکھاتے ہوئے) اور یہ ایف آئی آر کی کاپی ہے جس میں وہی افسران نے، کیا پتہ تھا کہ میں آگے Arrest ہوں گا، نہ مجھے پتہ تھا، اس وقت کے افسران نے بدیلتی سے میرا نام ڈالا۔ ایف آئی آر کر رہے ہیں ضیاء اللہ آفریدی اور قربان خان، لیکن شکر ہے کہ آج اللہ یہ میرے لئے ایک وسیلہ بنا رہا ہے عزت کا، قربان خان بھی بیٹھے ہیں اور وہ ایف آئی آر ہم نے کس پہ کی نوشہرہ کے حلقے میں؟ چیف منسٹر کے حلقے کا بندہ، چیف منسٹر کے 85 (19) کافرٹ مین، وہ نام اس میں موجود ہے، بہت سارے Evidences ہیں، میں آپ کو بتاؤں گا، ایف آئی آر ہم نے کی، * + + + صاحب ہمارے * + + + ہیں، وہ * + + + ہیں، وہ صرف * + کرتے ہیں، (تقصیے اور تالیاں) باتیں بہت کرتے ہیں، باتیں بہت کرتے ہیں کہ بھی میں نے یہ کیا ہے، وہ کیا ہے لیکن پریکٹیکل کچھ نہیں ہے۔ 01-03-2014 اور آج کونسی تاریخ ہے؟ تقریباً سال سے بھی زیادہ ہو گیا ہے، وہ ملزم ابھی تک پھر رہے ہیں دھندلاتے، اس کو کس کی وہ ہے قائد اعظم اور ابرار کی، سب جانتے ہیں نوشہرہ والے، جانتے ہو ہلکہ قربان خان!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ آپ اس طرف، ضیاء اللہ خان۔

جناب ضیاء اللہ آفریدی: ساتھ ساتھ یہ Evidence ہے جی، میں اپنے کیس، Only اپنے کیس پہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، مطلب ہے، آپ خود ہی۔۔۔۔۔

جناب ضیاء اللہ آفریدی: اپنے کیس پر مخاطب ہوں۔

جناب سپیکر: بسم اللہ، بات کر لیں، بالکل۔

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

جناب ضیاء اللہ آفریدی: 97 ایف آئی آر زہم نے کی ہیں، یہ میرے پاس ثبوت ہیں، ان شاء اللہ میں ایک دو دن پھر، یہ بیگ میں لایا ہوں فائل کا بھرا ہوا، یہ ساتھ، اس میں میں نے Flags لگائے ہیں نوشہرہ کے اور Maximum مانگی شریف کے ہیں، مانخیل میں Maximum ملزم مانگی شریف کے ہیں، مانگی شریف کس کے حلقے میں آتا ہے، سب کو پتہ ہے جی، کسی سے ڈھکی چھپی بات نہیں ہے جی۔ اب میں کیوں پکڑ لوں، میں کس طرح پکڑ لوں ملزموں کو؟ میرے پاس کیا اختیار ہے، منزل ڈیپارٹمنٹ کے پاس، ہمارے پاس صرف مراسلہ کرنا ہے، مراسلے کو Convert کرنا پولیس کا کام ہے۔ بذات خود میں نے آئی جی کو لیٹر لکھا ہے، میرے ریکارڈ پہ ہے، کمشنر کو لکھا ہے، میرے ریکارڈ پہ ہے، ان کے ریکارڈ پہ بھی ہے، ڈی سی، کمشنر، ڈی آئی جی، سب کو لیٹر لکھا ہے، ہمارے ڈیپارٹمنٹ نے ڈی سی کو لکھا ہے، ڈی پی او کو لکھا ہے، کون پکڑے نوشہرہ کے ملزموں کو؟ کس میں جرات ہے، * + + سن رہے ہیں آپ؟ آپ کہہ رہے ہیں کہ میں Online FIR کر رہا ہوں، ہم Written FIR کر رہے ہیں اور آپ خاموش بیٹھے ہیں، (تالیاں) اس کے پیچھے کون ہے؟ جناب عمران خان صاحب! کون ہے ان کے پیچھے؟ آپ Investigate کریں، میں اسلئے کہہ رہا ہوں کہ آپ آجائیں، کور کمیٹی بلائیں، مجھے Investigate کریں، میرے پارٹ پہ اگر کوئی غلطی ہے تو بالکل، میں تو کروں گا، Trial face کروں گا، ہر فورم پہ کروں گا، ہر عدالت میں جاؤں گا، اپنا دفاع کروں گا ان شاء اللہ تعالیٰ جو میرے پاس ریکارڈ ہے، وہ Present کروں گا، حقیقت بولوں گا۔ اب نہ منزل ڈیپارٹمنٹ کے پاس کوئی پولیس فورس ہے، نہ اختیار ہے، نہ مجسٹریٹ ہے، پکڑنا پولیس کا کام ہے، پولیس آئی جی کس کے نیچے ہے، ضیاء اللہ آفریدی کے نیچے ہے یا گورنر یا چیف منسٹر کے نیچے ہے، یہ آپ کو پتہ ہے جی؟ ایک ملزم جس کو یوسی کا صاحب سے ٹکٹ بھی دیا گیا ہے، پاکستان تحریک انصاف کے ڈسٹرکٹ ممبر تھے، اس پہ الیکشن، جناب چیف منسٹر صاحب کی یوسی ہے، کیا میں اس کو پکڑ سکتا ہوں یا میں نے معدنیات ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ یا ہم نے کوئی کوتاہی کی اس میں یا ڈاکٹر لیاقت نے کی ہوگی یا سیکرٹری نے کی

ہوگی، دیکھ لیں، اگر کی ہوگی تو وہ ملزم ہے، ڈی پی او نہ میرے نیچے ہے، ڈی سی نہ میرے نیچے ہے۔ تو میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ماماخیل میں جتنے بھی ملزم ہیں، وہ سب PK-13 چیف منسٹر کے حلقے کے ہیں اور گرفتاری ان کی کیوں نہیں ہوتی؟ یہ میرے علم میں نہیں ہے کہ ان کے

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

پیچھے کون ہے، یہ آئی جی صاحب کو پتہ ہوگا، اس کے علاوہ جی دو سر اکیس تنگی کرومائیٹ، یہ جی میرے خیال میں سکندر خان اس علاقے کا ہے اور اس کو کچھ نہ کچھ پتہ بھی ہوگا۔ محمد علی شاہ باچا بھی کرومائیٹ کے پہاڑوں کے قریب رہتا ہے تو ان کو بھی پتہ ہوگا جی۔ یہ عتیق شاہ اور ارشد باجوڑ، جلال خٹک نامی لوگ ہیں جو میرے خیال میں چیف منسٹر کے گھر اور ان کے گھر میں کوئی 100 میٹر سے بھی کم Difference ہوگا، میں کیا کروں، میرے پاس اختیار ہے؟ دو کیس یہ ہو گئے جی اور ایک بہترین Evidence بھی ہے جس نے سفارش کی تھی، وہ ان شاء اللہ وقت آنے پہ بتاؤں گا۔ یہ اسلئے میں بتا رہا ہوں ساری باتیں کہ میں اپنے حلقے کا نمائندہ ہوں، پاکستان تحریک انصاف کا ور کر ہوں، میری گرفتاری کی وجہ سے بہت سارے سوال اٹھ رہے ہیں، پارٹی پہ بھی، میری ذات پہ بھی، میرے بچوں کیلئے، میرے خاندان کیلئے، میرے حلقے کیلئے کہ میں اس ایوان کو، اس فلور سے پشاور کے عوام کو، پارٹی کی لیڈر شپ کو باخبر رکھوں کہ حقیقت کیا ہے اور میں بہت ساری حقیقت ان شاء اللہ کور کمیٹی میں بتاؤں گا اور مجھے امید ہے کہ خان صاحب میری ریکوریٹ کو Honour کریں گے اور ضرور Honour کریں گے اور جو سپیشل گیسٹس، جو میں نے نام گنوائے ہیں، جرنلسٹس کے ساتھ ہمارے پشاور ٹاؤن ون کے Elected members، وہ بھی ان شاء اللہ اس میں بیٹھے ہوں گے۔ تو تنگی کرومائیٹ کا کیس، Evidences، میری انوسٹی گیشن ہو رہی تھی احتساب کمیشن میں، دو دن پہلے میں نے فائل دیکھی، اس میں وہ لیٹر تھا، اچانک صبح میرے پاس بہت Early ڈاکٹر صاحب آگئے، 6:30 پہ، تو جب ڈاکٹر آتا ہے تو پتہ چل جاتا ہے کہ بھی ایک نیا کیس بن گیا، وہ میڈیکل کرتے ہیں جی، تو مجھے پتہ چلا کہ میرے خیال میں ایک کیس بنا رہے ہیں نیا، ڈاکٹر صاحب نے میرا میڈیکل، میں نے کہا ڈاکٹر

صاحب! میں نے تو آپ کو نہیں بلایا، کہتے ہیں یار! بس ان لوگوں نے مجھے کہا ہے کہ ضیاء اللہ آفریدی کا میڈیکل چیک اپ کر لو، میں نے کہا ٹھیک ہے ایک تحفہ اور بھی دے رہے ہیں۔ گیارہ ساڑھے گیارہ بجے انوسٹی گیشن آفیسر آگئے، اس نے مجھے کہا کہ آپ تنگی کروائیٹ میں Arrest ہوئے، میں نے کہا ٹھیک ہے لیکن دو دن پہلے جو میں نے فائل دیکھی تھی، میرا ایک ہمدرد انوسٹی گیشن آفیسر آیا، اس نے کہا کہ فائل سے وہ لیٹر چھپا لیا گیا ہے، وہ Evidence جو کہ اللہ کے فضل سے میرے پاس ہے اور بہت Important evidence ہے، وہ چھپا لیا گیا ہے، میں نے جج صاحب کو ریکوریٹ کی کہ جج صاحب جب مجھے پیش کیا گیا، میرا وکیل بھی نہیں تھا، Surprised warrant of arrest، میں نے کہا کہ دو فائلوں میں سے ایک فائل سے ایک Evidence چھپا لیا گیا ہے، آپ اپنے ریکارڈ میں صرف نوٹ کر لیں۔ بہر حال وہ آج اس فلور پر بھی میں ریکارڈ کر رہا ہوں اور ادھر بھی میں نے ریکارڈ کیا تھا، اس کی فوٹو کاپی میرے پاس بھی ہے، بہت سارے لوگوں کے پاس بھی ہے، وہ بھی ڈسٹرکٹ نو شہرہ اور یونین کونسل مانگی شریف کے لوگ ہیں جو میرے اوپر کیس بنا ہے۔ تیسرا کیس ایٹ آباد کا فاسفیٹ کا، 2010 میں وہ لیز ہو چکا ہے، پچھلے گورنمنٹ میں فاسفیٹ کی خبر لگی ہے، بریکنگ نیوز کہ بھئی ضیاء اللہ آفریدی کے پارٹنر کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور اتنے روپوں کی وہ کرپشن، وہ جو میں نے Written statement دی ہے، وہ ریکارڈ پر ہے، وہ ان شاء اللہ مجھے امید ہے، جزل صاحب سے میں ریکوریٹ کرتا ہوں کہ وہ میری جتنی بھی انوسٹی گیشن ہے، وہ میڈیا کو بتائیں، میرے Questionnaire میڈیا کو بتائیں کہ مجھ سے کون سے سوالات پوچھے گئے اور میں نے کون سے جوابات دیئے ہیں؟ میرے پاس ہیں، ان کے سوالات بھی میرے پاس ہیں Written جو کہ مجھے انہوں نے دیئے جس پر کرنل سیف اللہ اور میرے دو انوسٹی گیشن آفیسرز کے دستخط ہیں، 112 کوٹسپنز مجھ سے 48 دن میں کئے گئے ہیں اور سب کا میں نے جواب دیا ہے In written اور ان سے میں نے ایک سرٹیفکیٹ بھی لیا ہے، During custody انہوں نے مجھے ایک سرٹیفکیٹ بھی دیا ہے کہ بھئی آپ سے اتنے کوٹسپنز کئے ہیں اور آپ نے یہ فلاں فلاں کیسز میں، اس کے بعد بھی اس نے تیسرا کیس بنا دیا، وہ کیس پچھلی گورنمنٹ نے لیز دیا تھا اور چیف منسٹر صاحب کا بھتیجا عادل، ان کا دوست، ان سے ان کی وہ تھی، وہ بندہ بھی گرفتار ہے، وہ بھی کچھ کہے گا کہ حقیقت کیا ہے لیکن میرے پاس جو علم ہے، میں نے آپ کو بتا دیا کہ وہ کیس

بھی نوشہرہ سے Linked ہے جو میں نے Statement دی اور جو ریکارڈ میں بھی ہے اور ان شاء اللہ وہ بندہ نکلے گا، وہ بھی کچھ بات کر لے گا۔ تو مطلب، سب سے Important role illegal mining میں پولیس کا ہے، ٹوٹل ہم نے ایف آئی آر کی ہیں، دو سال میں 714 مراسلہ پلس آئی آر، اب مجھے ++ * + صاحب سے سوال ہے کہ آپ نے کتنے لوگوں کو گرفتار کیا ہے؟ نوشہرہ میں 97 ہیں جس میں Maximum مانجیل کے ہیں، آئی جی صاحب! آپ بتائیں کہ آپ نے کتنے لوگوں کو گرفتار کیا ہے؟ آپ تو کہہ رہے ہیں کہ بھئی آن لائن، باوجود یہ کہ وہ باختیار ہیں، کوئی مداخلت نہیں ہے، اس میں کوئی Political interference نہیں پھر گرفتاری کیوں نہیں، کیوں نہیں کر رہے ہیں گرفتار؟۔۔۔۔

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: یہ * + + + کا لفظ، یہ Expunge کر لیں۔

جناب ضیاء اللہ آفریدی: وہ ہیں جی، وہ تو * + + وہ کر رہے ہیں جی سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: بہر حال یہ Expunge۔

محترمہ نگہت اور کزئی: نہ سپیکر صاحب! یہ الفاظ Expunge نہ کریں۔

جناب سردار حسین: جناب! چہی خہ حقیقت دے ہغہ مہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی، بہر حال میرا اپنا کام ہے اور یہ اس کا اپنا کام ہے، میں اپنا کام جانتا ہوں۔

جناب ضیاء اللہ آفریدی: سپیکر صاحب! حقیقت، حقیقت ہے وہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی ضیاء اللہ خان، پلیز۔

جناب ضیاء اللہ آفریدی: تو میری جنرل صاحب، جنرل حامد سے ریکویسٹ ہے کہ فارسٹ کا جو منسٹر ہے، منسٹر، منسٹر، اس کو بھی گرفتار کیا جائے اور ساتھ ساتھ بہت Important بات، احتساب ہونا چاہیے، سب کا ہونا چاہیے، مجھے کوئی اعتراض نہیں اور میں ہر جگہ Face کروں گا۔ میں درمیان میں بات بھول گیا، ایریکیشن کے کنٹریکٹرز تھے، کوئی آٹھ یا دس، جو سماں ڈیم بنا رہے تھے، اس میں Illegal mining

ہو رہی تھی، پہلی دفعہ ہم نے اس پر Assessment کی، اس میں چار نو شہرہ کے تھے، ایک ایک کنٹریکٹر کے پیچھے اٹھارہ بیس، اٹھارہ بیس کروڑ روپے، وہ بھی میرے اوپر پریشتر، محمود خان نہیں بیٹھے، سمری Put up کی میں نے اور سیکرٹری نے مخالفت کی، ابھی بھی وہ ریکارڈ پر موجود ہے، ایک کنٹریکٹر اس میں، جس کے پاس تین چار کام ہیں، وہ مانگی شریف کا ہے۔ اس کے علاوہ تیس سال سے کسی نے بھی نہیں پوچھا تھا کہ بھی سیمنٹ انڈسٹری کیا کر رہی ہے، کیا وہ Illegal mining کر رہی ہے؟ میں نے اور ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے افسران نے اس کو چیک کیا اور تمام سیمنٹ انڈسٹریز Illegal mining میں Involve تھیں اور اس کے خلاف Assessment کی اور یہ فائل اس میں ریکارڈ ہے میرے پاس ساری کہ ایک ایک سیمنٹ فیکٹری کہ وہ کروڑوں روپے Illegal mining میں Involve تھی، مافیا، تو میری گرفتاری میں مافیاز پلس اور کچھ لوگ لیکن بہر حال میرا عدلیہ پر پورا پورا اعتماد ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ اپنے کیس کو لڑوں گا، ان شاء اللہ تعالیٰ، اللہ کے فضل سے میں سرخرو ہوں گا۔ تو یہ ایکشنز تھے جو ہم

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

نے کئے ہیں، میں نے خود اپنے Letterhead pad پر چیف منسٹر کو، میرے پاس موجود ہے ریکارڈ، کسی کو بھی میں دکھا سکتا ہوں، چیف منسٹر کو میں نے لیٹرز لکھیں ہیں اور یہ لیٹرز کمشنر بنوں کو میں نے لکھا ہے۔ 19-02-2013 کو، جس وقت میں سپیشل اسسٹنٹ تھا، ڈی آئی جی بنوں، کمشنر Regarding illegal mining، آئی جی صاحب کو 25-12-2013 پر میں نے لکھا ہے اور آل ڈی آئی جی کو، کمشنر پشاور کو۔ 28-11-2013 میں، کمشنر ہزارہ کو 29-01-2014 پر، چیف منسٹر صاحب کو 02-05-2014، پھر Again ڈی آئی جی ہزارہ کو 02-05-2014، چیف منسٹر کو 21-11-2014، چیف منسٹر صاحب کو 28-01-2015، چیف منسٹر صاحب کو 30-03-2015، چیف منسٹر کو 13-04-2015، کمشنر پشاور کو 05-05-2015، یہ ریکارڈ پر ہیں، ان کے ریکارڈ پر بھی ہے Regarding illegal mining۔ تو میرا تو یہ اختیار ہے، میرے ڈیپارٹمنٹ کا یہ اختیار ہے کہ وہ Inform کرے ان Enforcing agencies کو، باوجود

یہ ہماری گرفتاری، اس کے ساتھ ساتھ اگر جنرل حامد صاحب! آپ نے احتساب کرنا ہے تو سب سے Important احتساب اے پی ایس سکول کا ہے جو کہ آپ اگر اس پر خاموش رہیں جس میں آپ کی فوج کے جوانوں کے بچے شہید ہو چکے ہیں اور ہمارے آئی جی صاحب پہلے کیبنٹ میٹنگ میں بتا رہے ہیں، کیبنٹ کا کہہ رہے ہیں اور فوج کو بدنام کرنے کی سازش کر رہے ہیں کہ یہ تو کیبنٹ کا ایریا ہے، آئی جی صاحب کہہ رہے ہیں کہ کیبنٹ ہے، آپ کی کیا Responsibility ہے آئی جی صاحب! اے پی ایس سکول سے کتنی پولیس سٹیشنز ہیں ان کی، کیا یہ Terrorists ہو میں اترے، By air آگئے؟ جنرل صاحب! آپ اس آئی جی کا احتساب کریں اور اس صوبے کی جو سینئر آفیشلز جو بھی ملوث ہیں، ان کا احتساب کریں، ان بچوں، ان شہیدوں کا حساب ان سے لے لیں کہ بھی آپ نے کتنے پولیس سپاہیوں اور آفیسرز سسپنڈ کئے اس کیس میں، بتائیں آپ؟ آپ نے کیوں ابھی تک ایکشن نہیں لیا کہ یہ Terrorists کیسے پہنچے اور آپ کیبنٹ میں بتا رہے ہیں کہ بھی کیبنٹ کا، فوج کو بدنام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، آپ ان کا احتساب کریں، جو بھی اس میں ملوث ہوں، ان کے خلاف ایکشن لیں۔ ہفتہ بعد آپ ایس پی کیبنٹ کو ٹرانسفر کر رہے ہیں، کیوں؟ کیوں خاموشی ہے اس پر؟ آپ کیوں آئی جی صاحب! انکو آری نہیں کر رہے ہیں، کیا آپ نے ان کو Facilitate کیا ہے؟ تو جنرل صاحب! آپ اس کیس کی ضرور انوسٹی گیشن کر لیں اور ان سے پوچھیں کہ آپ نے کتنے افسران سسپنڈ کئے ہیں۔ پولیس کی بھی ذمہ داری تھی، ٹریس اندر آنے کی، صرف پاک فوج کی نہیں تھی جو آپ کہہ رہے ہیں کہ پاک فوج کا ایریا تھا۔ آخر میں میں جنرل صاحب! آپ سے پھر ریکویسٹ کرتا ہوں، اس کیس کے حوالے سے آپ نے ایک اہم ملزم سے بیس سے پچیس سوالات پوچھے ہیں، Questionnaire بھیجا ہے، ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اس کو بلا لیتے لیکن بجائے بلانے کے آپ ان کے پاس گئے ہیں تو Kindly جنرل حامد خان! آپ وہ سوالات پاکستانی میڈیا کو بتائیں اور وہ شخص بھی بتائیں جس سے آپ نے پوچھے ہیں تاکہ صوبے کے عوام کو، پاکستان کے عوام کو اور پاکستان تحریک انصاف کے عوام کو پتہ چلے کہ کون اس میں ملوث ہیں؟ میں ایک بار پھر پورے صوبے کے عوام کا خصوصاً پشاور کے تمام عوام کا، بہنوں کا، ماؤں کا، جنہوں نے میرے لیے دعائیں کیں، میرے حوصلے بلند کئے، مشکور ہوں، اپوزیشن

ممبران کا مشکور ہوں اور ان شاء اللہ و تعالیٰ ہر فورم پر میں اپنے کیس کا دفاع کروں گا اور ہر فورم، ہر احتساب کیلئے میں تیار ہوں۔ بہت شکریہ جی۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان! شاہ فرمان خان۔

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): شکریہ جناب سپیکر۔ آج اس اسمبلی کی تاریخ کا ایک منفرد دن ہے، آج جو ہم بحث کر رہے ہیں اور ضیاء اللہ صاحب نے تفصیل میں بات کی، ایک Sitting Minister explanation دے رہا ہے اس ہال کو بھی، اس ہاؤس کو بھی، عوام کو بھی، میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان تحریک انصاف کے منشور نے جس ڈائریکشن میں یہ ساری چیزیں موؤ کی ہیں، اس میں اتنے سخت لمحات ہمیں Face کرنا پڑ رہے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ان شاء اللہ اس کا انجام اچھا ہو گا اسلئے کہ یہ سارا کچھ نیک نیتی کی بنیاد پر ہو رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس ہاؤس کا ہر ایک ممبر، اس کے پاس صرف اس کی عزت اور اس کی Reputation ہوتی ہے اور اگر کسی وجہ سے، احتساب کا عمل سب کو Acceptable ہے، اگر کسی وجہ سے، اگر کسی Negligence سے اور اس کے اوپر بہت ساری باتیں ہو گئی ہیں، اس کے اوپر میٹنگز ہوئی ہیں، پارلیمانی لیڈرز کے ساتھ یہ بات کی گئی ہے کہ احتساب کمیشن یا احتساب کے اس عمل میں کہاں کہاں پر غلطیاں ہیں جہاں پر انصاف کے تقاضے پورے نہیں ہو رہے ہیں۔ جناب سپیکر، اس کے اوپر میں سمجھتا ہوں کہ اس پورے ہاؤس کا Consensus ہونا چاہیئے۔ دو باتیں، ایک تو احتساب سرعام ہو اور انصاف کے تقاضے پورے کر رہا ہو، جس طرح ضیاء اللہ صاحب نے کہا، یہ بھی افسوس کی بات ہے کہ اگر سابقہ حکومتوں کے ہیں اور موجودہ حکومتوں کے ہیں، اگر ایک بھی چور بچ نکلتا ہے تو یہ انصاف کے تقاضے پورا نہیں کرے گا اور اگر کسی کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے جناب سپیکر، احتساب کمیشن کے اوپر ہم نے بات کی، ان کے ساتھ میٹنگ تھی، ضیاء اللہ صاحب کے Arrest کے بعد ہم نے ان کے ساتھ یہ ایشو Take up کیا اور چند پوائنٹس ان کے ساتھ ہم نے ڈسکس کئے اور اس کے اوپر پینچے کہ میں اس ہاؤس کیساتھ شیمر کرنا چاہتا ہوں۔ نمبر ون، زیادہ تر Evidences اس کرائم کے ہوتے ہیں ڈاکیومنٹس کے اندر، لہذا Arrest کرنا کتنا ضروری ہے اور کس سٹیج کے اوپر Arrest ہونا چاہیئے بندہ، یہ ایک سوال ہے، کیونکہ جب آپ کے اوپر کرپشن کے چارج ہوں تو کرپشن کے چارج ہوتے ہیں آپ کے کاغذات میں، اگر آپ 302

کے بندے کو Arrest کرتے ہو تو وہ تو ٹھیک ہے، اس سے آپ Extract کرتے ہو چیزیں، ہم Plea bargain کیلئے کسی کو Arrest نہیں کرتے، ہم Volunteer return کیلئے کسی کو Arrest نہیں کرتے، لہذا میں سمجھتا ہوں کہ آپ، Arrest کا ایک Question mark جو ہم نے ڈسکس کیا ہے اور اس کے اوپر پارلیمانی لیڈرز سے بھی بات کی ہے کہ کیا ضروری ہے کہ نہیں ہے؟ اگر ہے تو کس سٹیج کے اوپر ہونا چاہیے، اس کے اوپر کمیٹی بیٹھی ہوئی ہے اور اس کے اوپر ہم Input، اور آج ضیاء اللہ صاحب کی تقریر سے بہت سارے پوائنٹس اس کے اندر آ گئے۔ تو جناب سپیکر! وہ کونسا عمل ہے جس کے اندر ہم یہ ثابت کریں کہ اگر یہ بندہ Innocent ہے تو وہ سب سے پہلے اس ہاؤس کے سامنے بتادے کہ وہ Innocent ہے۔ اس ہاؤس کا کوئی بھی ممبر، اپوزیشن ہو یا حکومت کا ہو، کوئی منسٹر ہو یا کوئی ایم پی اے ہو جناب سپیکر! یہ انتہائی Criminal negligence ہوگی کہ اگر وہ مجرم نہیں ہے، اس کے اوپر ہاتھ اٹھانے سے پہلے جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں وہ سارے انصاف کے تقاضے پورے ہو جانے چاہئیں کیونکہ یہ اس ہاؤس کا تقدس ہے، یہ ضیاء اللہ صاحب نہیں ہے، شاہ فرمان نہیں ہے، سکندر نہیں ہے، یہ اس آنر بیل، اس آگسٹ ہاؤس کے ممبران ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کیلئے وہ سارے تقاضے پورے ہو جانے چاہئیں، میں یہ نہیں کہتا کہ یہ قانون سے بالاتر ہے، کوئی بھی، اگر کسی نے کرپشن ماضی میں کی ہے یا آگے کرے گا، Arrest ہونا یا احتساب کے عمل سے گزرنا اس کا مقدر ہے لیکن طریقہ کار کیا ہے، اس کے اوپر بات ضرور ہونی چاہیے۔ میں جناب سپیکر! اس کے اوپر زور دوں گا اور اپوزیشن ممبران سے پارلیمانی لیڈرز سے بھی بات کروں گا اور اس کے اندر جو کمی ہے، جو ضیاء اللہ صاحب کے بارے میں چیئر مین پاکستان تحریک انصاف نے بھی کہا، پارٹی بھی یہ کہتی ہے، ہم بھی یہ کہتے ہیں کہ پی ٹی آئی کا بحیثیت۔۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپیکر! ایک Political victimization اس ملک کے اندر ایک روایت رہی ہے، ہم نے اس پر اس سے یہ اتنی Maturity اور اس کے اندر وہ امنڈ منٹس لانی ہیں کہ اپوزیشن اور گورنمنٹ، اس ہاؤس کے سارے ممبران اس کے اوپر متفق ہوں کہ اس پروسیجر کے اندر Political victimization نہیں ہو سکتی، نمبروں۔ نمبر ٹو جناب سپیکر! یہ بالکل قابل قبول نہیں ہے

کہ اس ہاؤس کے ممبران، کیبنٹ ممبر خدمت بھی کر رہا ہو اور اس کے ہاتھ بھی کانپ رہے ہوں کہ کل کوئی آ کے مجھے Arrest نہ کر لے، یہ بالکل قابل قبول نہیں ہے جب تک انصاف کے تقاضے پورے نہ کیے جائیں، لہذا ہم نہیں چاہتے کہ احتساب کے عمل میں اس ہاؤس کے وقار کو کم کیا جائے یا اس کے اختیار کو کم کیا جائے، یہ بالکل قابل قبول نہیں ہے جناب سپیکر، لہذا اپوزیشن سے پارلیمانی لیڈرز سے یہ درخواست ہے کہ اس کے اوپر جو میٹنگز ہو رہی ہیں، Seriously اس کو لیں، اس کے اوپر بات کریں، اس کے اندر امنڈمنٹس لے کے آئیں تاکہ انٹرنیشنل سٹینڈرڈ کا انصاف Ensured ہو، Political victimization نہ ہو، ظلم نہ ہو، اپنے بندے کے ساتھ ظلم نہ ہو، یہ نہ کہ شاہ فرمان چاہے تو کسی کو اب وہ Victimize کر سکتا ہے، نہ حکومت کسی کو Victimize کرے، نہ حکومت خود Victimized ہو اور نہ یہاں پر خوف کا ماحول ہو کیونکہ یہ Elected House ہے، یہ عوامی نمائندگی، یہ ضرور ہے کہ چونکہ اس ملک کے اندر بد قسمتی سے کرپشن اور یہ عوام کی بھی ڈیمانڈ تھی اور اس کے اوپر ہمیں ووٹ ملا ہے، لہذا اس کے اندر ہم کمزوری تو نہیں لا سکتے لیکن پراسیس کو ان شاء اللہ تعالیٰ Transparent کریں گے۔ ضیاء اللہ صاحب کے بارے میں چیئرمین پاکستان تحریک انصاف نے بھی کہا ہے جناب سپیکر! ہم بھی کہتے ہیں کہ پاکستان تحریک انصاف کا نظریاتی کارکن ہے، عمر اس کی جتنی ہے، سیاسی طور پر ہمارے سامنے بڑا ہو گیا ہے، ہم اس کو اچھی طرح جانتے ہیں، پارٹی کا بھی یہ خیال ہے، چیئرمین کا بھی یہ خیال ہے، ہم سب کا یہ خیال ہے کہ ان شاء اللہ ضیاء اللہ صاحب سرخرو ہو کے نکلیں گے۔ چونکہ یہ پاکستان تحریک انصاف کا اس حکومت کا اپنا بنایا ہوا اپنے Concept کے مطابق ادارہ ہے، لہذا ہم انتظار کر رہے ہیں لیکن جس طرح انہوں نے خود کہا ہے کہ میں ملزم ہوں، میں مجرم نہیں ہوں، ابھی بھی ہمارا Faith ہے جناب سپیکر! ابھی بھی ہمارا یقین ہے، ہم ضیاء اللہ پہ Trust کرتے ہیں لیکن جو احتساب کا عمل ہے، اس کے اندر وہ جس تکلیف سے گزرے، انہوں نے جو باتیں کیں، اس کا بھی نوٹس لیا جائے گا، پارلیمانی لیڈرز کے ساتھ بھی ڈسکس کیا جائے گا، جو کمی انہوں نے بتائی جناب سپیکر! اس کو بھی سامنے لے کے آئیں گے اور بالکل ہم ضیاء اللہ صاحب کو ملزم سمجھتے ہیں، مجرم نہیں سمجھتے ہیں اور اس خواہش اور دعا کے ساتھ اور اس امید کے ساتھ کہ ان شاء اللہ ضیاء اللہ Innocent ہے اور بہت جلدی وہ سرخرو ہو کے باہر نکلیں گے۔ تھینک یو ویری مچ، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں ڈسکشن کافی ہو گئی ہے۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب! میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: سردار حسین صاحب! آپ۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں پلیز، آپ بیٹھ جائیں، یہ طریقہ نہیں ہے، نہ آپ بیٹھ جائیں۔

(شور)

جناب سپیکر: وہ جی جو ڈسکشن ہو رہی ہے نا، اس پہ بات ہو رہی ہے، نا اس طرح تو نہیں ہوتا، نا جی جو

ڈسکشن ہو رہی ہے (مداخلت) جی جی، سردار حسین! (مداخلت) آپ پلیز، بیٹھ جائیں،

میں، یہ بات کر لیں اس کے بعد۔

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، زہ ستاسو شکریہ ادا

کومہ چپی ضیاء اللہ آفریدی صاحب چپی د دپی ہاؤس ڈیر آگست ممبر ہم دے او

زمونر آنریبل ممبر دے، کیننٹ ممبر ہم دے او تاسو پروڈکشن آرڈر د ہغہ ہم

ایشو کرو او ہغہ دلته راغے، خپل موقف ئے ہم بیان کرو۔ سپیکر صاحب! زما

دا خیال دے چپی خنگہ ہغوی پہ خپلو خبرو کنبی او وئیل او چپی دا کوم کار نن

ہغہ سرہ روان دے، دا خدائے مہ کرہ خدائے مہ کرہ سبا د دپی ہاؤس ہر ممبر

سرہ داسپی کیدے شی۔ دا ڈیرہ زیاتہ عجیبہ خبرہ دہ او مونر پہ دپی خبرہ سپیکر

صاحب، نہ پوھیرو حکہ چپی یواخپی پہ دپی ہاؤس کنبی نہ، پہ دپی توله صوبہ

کنبی ہیخوک پہ دپی خبرہ اختلاف نہ لری چپی پہ دپی وطن کنبی ڈیر لوئے کرپشن

دے او د ہغی حساب کتاب پکار دے او د ہغی مخ نیوے ہم پکار دے، دوہ

خبری دی، یوہ دا چپی د ہغی حساب کتاب اوشی او دویمہ دا چپی د ہغی مخ

نیوے اوشی، د ہغی روک تھام اوشی۔ سپیکر صاحب، پہ دپی ملک کنبی قومی

ادارہ نیب چپی دے، ہغہ موجودہ دہ او بیا پہ دپی صوبہ کنبی انتی کرپشن ہم

موجود دے او بیا احتساب کمیشن چپی دے ہغہ جوړ شو، بھر حال خنگہ چپی دلته

ذکر کیری یا ذکر مونرہ اوریدلے دے چپی د تحریک انصاف دا کوشش دے چپی

نیب پہ ہغی کار کنبی ناکامہ دے او د انتی کرپشن دومرہ Capacity نشتہ چپی

هغه کوم کار چي دے چي هغه سر ته اورسوی۔ بهر حال دا دلته د تحریک انصاف او د اتحادیانو حکومت دے، دا به د هغوی سوچ وی، دا هغوی ته حق هم دے، دا د هغوی اختیار هم دے، خبره یواځي د ضیاء اللہ صاحب چونکه دلته نن راغله دے، دا څومره ډیره عجیبه خبره ده چي نن د دې هاؤس یو ډیر محترم ممبر هغه یا پنځوس ورځي اوشوې یا د هغه پینځه څلویښت ورځي اوشوې، هغه په جیل کښي پروت دے، په دې پنځوس ورځو کښي یوه خبره په هغه نه ده ثابته شوې چي هغه خدائے مه کړه خدائے مه کړه چي څنگه خبره کښي چي یا Misuse of power شومے دے یا کرپشن شومے دے، دا د دنیا په کوم قانون کښي دی، په کوم قانون کښي، دا د دنیا په کوم کتاب کښي دی، دا تلوار دې نیولو ته ده، دې تذلیل ته ده، دې شرمولو ته ده او که دا تلوار د دې کرپشن روک تهام ته ده یا د احتساب کولو ته ده؟ دا خو زما یقین دا دے چي بنکاره مثال دے چي نیت او اراده د دې د پاره نه ده چي کرپشن د ختم شی او حساب کتاب د اوشی، تلوار دې خبرې ته ده چي کوم سرے اختلاف لری یا کوم سرے د انتقام نشانه جوړول غواړی چي هغه سرے په نخښه کړی۔ مثال هغه پیش کړو چي ما په نوبنار کښي 97 ایف آئی آرز کړی دی، دلته مونږ روزانه اوږو چي دا پولیس ئے هم چي دے دا Depoliticized دے، هغه خود مختاره دے، بیا دا سوال په دې هاؤس کښي چي پورته شو او دا سوال دې منسټر صاحب میدیا ته هم پورته کړے وو، د دې سوال جواب چي هغه ورله هر نوم ورکړو، زه ورته بیا هم دا وایم چي زمونږ د دې صوبې محترم آئی جی صاحب د دې سوال جواب ورکړی۔ جرنیل صاحب چي د دې احتساب مشر دے، هغه ریکویسټ کوی چي زه ورسره ملاویرم، دا خو د دنیا حال نه دے، مونږ مسلمانان یو، مونږ پښتانه یو، مونږ مهذبه یو، مونږ جمهوریت پسنده یو، یو سړی باندي الزام دے، هغه ته ته میدیا نه پریردې، هغه ته اسمبلی ته هغه ډیره په بخښنه سره وایمه چي ستاسو بیا هم شکریه ادا کوم چي تاسو به د ډیرو مشکلاتو نه تیر شوی یی خو بیا هم ستاسو شکریه ادا کوم، هغه اسمبلی ته نه راځی، (تالیاں) هغه له بل فورم تاسو نه ورکوی۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک بات، میں بالکل وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ پروڈکشن آرڈر میں نے خود اپنی مرضی سے کیا ہے، مجھے جس نے بھی کہا ہے، میں نے خود سوچ سمجھ کے میں نے اقدام اٹھایا ہے اور وہ جو ایم پی اے

کی وہ تھی اور میں نے خود اس میں Involvement کی ہے۔ مختلف اپوزیشن لیڈرز کے ساتھ میں نے رابطہ کیا ہے اور گورنمنٹ آفیشلز کے ساتھ میں نے رابطہ کیا ہے، یہ میں نے خود اپنی Discretionary power، خود اپنی مرضی سے کی ہے۔

(تالیاں)

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! مونر تاسو نہ پہ راروان وخت کبھی ہم ان شاء اللہ دغسی توقع کوؤ کہ خیر وی چہ تاسو بہ د کستو دین کردار چہ خنگہ ادا کوئی، دغسی بہ ادا کوئی۔ سپیکر صاحب! سوال دا دے چہ مونر چہ نن دا احتساب کمیشن دے، شوکت صاحب وائی چہ د نورو ہم نمبر دے، چہ ستاسو دا حال وی نو د تولو بہ پکبھی نمبر راخی ان شاء اللہ کہ خیر وی۔ (تھتھے اور

تالیاں) سپیکر صاحب! دا ڊیرہ زیاتہ سنجیدہ خبرہ دہ، زما دا خیال دے چہ مونر نن د ڊی خبری نہ سیاسی فائدہ پورته کول نہ غوارو خودا ضرور وایو چہ دا د میڈیا ترائیل چہ کوم روان دے، دلته شاہ فرمان صاحب ڊیرہ بنکلہ خبرہ اوکرہ چہ دا کار ڊیرہ پہ نیک نیتئی روان دے، زہ کہ الفاظ استعمالوم نو تاسو بہ ئے بیا Expunge کوئی نوزہ ئے نہ استعمالوم، دا خود ڊیر بنکلے کار دے چہ پہ نیک نیتئی روان دے چہ نن سیاسی خلقو سرہ صرف کیرئیر دے، کیرئیر چہ ہغہ کیرئیر ورلہ ما پرینبنودو، ہغہ تہ، ورپوری ما شوتی (مسخری، ملندی، توقی) اوکرہ، ما ورلہ گریوان اوشلول، دا آنریبل ممبر بہ سبا خپلو بچولہ خنگہ وضاحت کوی، دے بہ خپلو رشتہ دارو تہ خنگہ وضاحت کوی، دے بہ خپلو

ووہرانو تہ خنگہ وضاحت کوی؟ (تالیاں) خو سوال دا دے سپیکر صاحب! چہ د ڊی Compensation د حکومت سرہ خہ دے یا احتساب کمیشن سرہ Compensation خہ دے؟ دا کہ بدمعاشی وی او دا بدمعاشی دہ نو بیا نن مونر پہ ڊاگہ وایو چہ ہغہ احتساب کمیشن کہ دا جرنیل دے، جرنیل او یا دا د ہغہ ملگری دی، نو دے د دومرہ نہ یریری چہ دے نن د وزیر اعلیٰ پہ خلہ بانڈی د ہر چا گریوان تہ لاس اچوی او د ہر چا کیرئیر د تباہ کوی؟ دا بیا د پینتو وطن دے چہ یو سرے بدمعاشی کوی نو پہ ڊی وطن کبھی بیا ڊیر بدمعاشان شتہ، ہر

سرے د بل نہ ڊیر لوثی بدمعاش دے۔ (تالیاں) سپیکر صاحب، مونر ڊیر په مهذب انداز کبني دا خبره کوؤ چي حساب کتاب د اوشی، حساب کتاب او د هر چا سره د اوشی، د هیچا سره د رعایت نه کیری، که نن د ضیاء اللہ نه دا تپوس کیری چي تا دا واسکت اچولے دے نو که دا واسکت یواځي ضیاء اللہ اچولے وی خو واقعی یواځي د ده نه د تپوس اوشی چي تا واسکت د کوم ځائي نه راوړے دے، بنه که دا واسکت زرو کسانو نورو اچولے وی نو ته یواځي د ده نه تپوس کوې او د ډي یو کم زرو نه تپوس به نه کوې نو بیا دلته سوالیه نشان جوړیږی۔ سپیکر صاحب، زه دا گنرم چي په ډي حالاتو سره به کرپشن شاید چي ختم نشی، احتساب چي دے، حساب کتاب چي دے هغه به اوشی او بیا تاسو ته خو مخکبني هم وئیلی وو چي 2004 تائم دیکبني ورکړو، ولے پاکستان په 2004 کبني جوړ شوی دے، مخکبني به چا پبلک آفسز استعمال کړی نه وی او بیا د یو سری اختیار دے، یو جنرل سره اختیار دے، د هغه خوبنه ده چي شوک نیسی۔

جناب سپیکر: سردار حسین صاحب! تاسو د سلیکټ کمیټی ممبر وئ کنه؟

جناب سردار حسین: په هغې باندي زه راځم۔ د کمیټو ذکر اوشو، زه راځم۔ یو سری سره اختیار دے، دا اختیار خو کم از کم څلور پینځو، آټه نمبر، پنځو نمبرو سره پکار دے چي مثال په یو سری باندي درخواست راغے او دا خبري ډیري گرانې دی، ما ته پته ده چي دا به ما ته هم ډیري گرانې پریوځی خو، چي دا نن د ضیاء اللہ دومره نرتوب دے، مونره پښتانه یو ان شاء اللہ که خیروی، دلته دا ډیري خبري کوی، تاسو گورئ جی دا ماحول لږ نن داسي مدهم مدهم دے، افسران، دا نور څه نه سپیکر صاحب! کار هم په تپه ولاړ دے په تپه، نن تاسو او گورئ یو فائل له افسر لاس نه وروړی، (تالیاں) د ډي یري نه نه چي مونر دا خبري کوؤ چي دلته هر سرے غل دے، داسي نه ده، داسي ماحول ئے Create کړے دے چي نیسی به د اول، شرموی به د اول، بي عزته کوی به د اول او بیا به د عدالت ته راولی چي نن دا انوسټی گیشن کومه، نن دا انوسټی گیشن کومه، نن دا انوسټی گیشن کوم، نو سپیکر صاحب! مونر چي دا خبره کوؤ چي نیت او اراده د احتساب

کولو نه ده، نیت او اراده د کرپشن د روک تھام او د ختمولو نه ده، گنې دا د وزیر اعلیٰ صاحب د Misuse of اختیار نه دے چې مونږ په کهلاؤ توگه باندې، نن یو منسټر دا خبره کوی چې وزیر اعلیٰ د خپلو اختیاراتو نا جائزه استعمال کوی نو ولې دا احتساب کمیشن وړوند دے خو دے نشی کولې کنه؟ چې دے نشی کولې نو مونږ ځکه دا خبره کوؤ چې دا توره په نیشنل پارټی باندې هغوی د پاسه نیولې ده، دوئی وائی چې مونږ به ترینه ویریرو، تاسو خو لا بیا هم په حکومت کښې یی، مونږه پینځه کاله حکومت کړے دے نو زه د احتساب کمیشن جنرل ته او د هغه ملگرو ته او د هغې په شا باندې چې نن ضیاء الله خان دا خبره اوکړه چې تحریک انصاف د هغې په شا نه دے، په تحریک انصاف کښې بعضې سوچ چې کوم دے د هغې خلقو په شا دے، نو مونږه ورته په ډاگه وایو چې بیا د هغه خلقو نه نه یو یریدلی چې چا مونږ ته وئیلی وو چې په پینځه ورځو کښې به دننه دننه خپل حکومت پریردئ نو ستاسو نه بیا مونږه څه ویریرو؟ د هر چا سره د سپیکر صاحب! حساب کتاب اوشی خو په دیکښې د تذلیل نه وی۔ سپیکر صاحب، تاسو سوچ اوکړئ، میډیا ټرائیل دے خدائے مه کړه، خدائے مه کړه سبا به ستاسو خلاف یو Statement راشی او یو میډیا ټرائیل به روان شی چې نن د کومې ادارې سره منسوب دا ټرائیل د چا خلاف روان وی نو که اداره دا خبره کوی چې دا ټرائیل مونږ نه کوؤ نو بیا د دې ادارې دا ذمه واری جوړیږی چې د هغې تردید اوکړی ځکه چې د هغوی هم نامه بدنا میږی، هغوی دا کار نه کوی، ځکه چې دا ورته اشاره شوې وی چې دا سرے به دیوال سره لگوم یا دا پارټی به دیوال سره لگوم۔ سپیکر صاحب، شاه فرمان صاحب ذکر او کړو د کمیټی، بالکل په دې کمیټې کښې پارلیمانی لیډران چې دی په احتساب کمیشن کښې چې کوم امنډمنټس د راوړو او یا کوم تاسو دې هاؤس ته راوړی، مونږ ترینه په اخبار کښې خبر شو، مونږ ته خو چا ټیلیفون نه دے کړے، چا میټنگ نه دے رابللے، میټنگ شوعے نه دے چې هغه امنډمنټس چې دی چې هغه په هغې کښې ډسکس شی، دا خود خان نه یو څیز روان دے او زما یقین دا دے چې په تاسو به هم په چا باندې زور وی ځکه چې هر سرے او هر وزیر اوس د دې خبرې نه یریری چې که زه خبره کوم نو داسې کار راسره کیږی لکه ضیاء الله سره ئے چې اوکړو۔ (تقیه)

دا خو بنکاره خبره ده په دیکبني خو بله خبره اوس نشته خو زه ضياء الله خان ته دا خبره کوم چې دا خبره زه د دې د پاره نه کوم چې نن دا خبره مونږ پوليتکل سکورنگ په دې کوؤ، ضرور درته دا خبره کوم چې ان شاء الله د حق د پاره، په دې ملک کبني د کرپشن د ختمولو د پاره، په دې ملک کبني د بلا امتياز احتساب کولو د پاره په ډاگه اود رپره، ان شاء الله په ډاگه، په ډاگه به درسره ان شاء الله ولاړ يو چې ان شاء الله تعالى 'خوک هم چې وی، دا به دلته مونږه خبره کوؤ۔

جناب سپیکر: شاه فرمان خان! شاه فرمان خان۔ ایک منٹ جی، شاه فرمان خان ایک وضاحت کریں، اس کے بعد۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: زه په دوه منټو کبني Explanation کومه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: محمد علی شاه باچا! محمد علی شاه باچا۔ چلو ایک منٹ، چلیں ایک منٹ۔۔۔۔۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب! زما خبره واؤری۔

جناب سپیکر: دیکھیں اس طرح نہیں ہوتا۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: میں Adjourn کر لوں گا، اس طرح نہیں ہوتا، آپ مجھے موقع دیں، میں خود اپنی طرف سے

کرتا ہوں، اس طرح نہیں ہوتا کہ آپ مجھے وہاں سے وہ کریں میں خود۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں میں کرتا ہوں، میں خود کرتا ہوں جی۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: جی میڈم! آپ بیٹھ جائیں۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: پلیز، بیٹھ جائیں جی۔ محمد علی شاه باچا! پلیز محمد علی شاه باچا۔

سید محمد علی شاہ: ڊیره مہربانی جناب سپیکر صاحب! زہ یوہ خبرہ کوم۔۔۔۔۔
محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب! سپیکر صاحب! آپ مجھے بات کرنے دیں، اس کے بعد۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: یہ کوئی طریقہ نہیں ہے، میڈم! یہ کوئی طریقہ نہیں ہے، آپ بیٹھ جائیں (تالیاں)
آپ بیٹھ جائیں پلیز، میں بالکل اس طرح نہیں ہوں، آپ بات کریں جی۔

سید محمد علی شاہ: سپیکر صاحب!
محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب کو میری بات سننی چاہیے۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: تہ بہ ہلتہ نہ ما تہ Dedicate کوپی، ما تہ ہلتہ نہ دغہ را کوپی، دغلتہ
کبنینہ پلیز۔ جی محمد علی شاہ باچا، محمد علی شاہ باچا۔

سید محمد علی شاہ: ڊیره مہربانی جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: محمد علی شاہ باچا، پلیز۔

سید محمد علی شاہ: سپیکر صاحب! زہ د۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: میں اجلاس کو Adjourn کرتا ہوں۔ میں اجلاس کو مورخہ 102 اکتوبر بروز جمعہ بوقت سہ پہر
تین بجے تک کیلئے ملتوی کرتا ہوں۔

(اجلاس بروز جمعہ المبارک مورخہ 102 اکتوبر 2015ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)